مُسلمان عورت

اور

تزئین وآرائش

مُسلمان عورت کے بناؤ سنگھار، پردہ، مخلوط تقریبات
میں شرکت اور اس کے اخلاقی کردار پر ایک رہنما کتاب

مؤلفہ:۔ اُمِّ احمد

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

مُسلمان عورت
اور
تزئین و آرائش

مُسلمان عورت کے بناؤ سنگھار، پردہ، مخلوط تقریبات
میں شرکت اور اس کے اخلاقی کردار پر ایک رہنما کتاب

مؤلفہ: اُمِّ احمد

زاویہ پبلشرز
8-C دربار مارکیٹ - لاہور
Ph: 042-37248657- 37112954
Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2013ء

بار اول..........1100

ہدیہ..........100

ناشر..........نجابت علی تارڑ

زیرِ اہتمام..........محمد اعجاز احسن

کمپوزنگ..........عقیل عباس

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

[illegible]

اسلامک بک کارپوریشن

فضل داد پلازہ۔ اقبال روڈ۔ کمیٹی چوک ۰ راولپنڈی 051-5536111

ادارہ تعلیم القرآن، 40 کوثر بلاک اعوان ٹاؤن لاہور	0423-7050340
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
مکتبہ سبحانیہ، اردو بازار، لاہور	0315-4318640
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
کتب خانہ حاجی نیاز احمد، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان	0313-8461000
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ	055-4237699

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش گفتار

کیسا احساس مسرت ہوتا ہے!

جب بڑے بڑے اداروں میں کامیابی کی سند کے لیے ہمارا نام پکارا جاتا ہے۔

ایسی نمایاں کامیابی ہمیں کتنی عزیز ہوتی ہے؟

بے شک!

یہ کامیابی تو ہے لیکن ہمیں تو ہمیشہ رہنے والی کامیابی کو پانا ہے جس کی طرف ہمارا رب ہمیں ہر لحظہ بلا رہا ہے:

﴿وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التغابن:۹)

"اور جو اللہ پر ایمان لے آیا اور نیک عمل کرتا رہا، اللہ اس سے اس کے گناہوں کو دور فرما دے گا اور اسے ایسے باغوں میں داخل فرما دے گا جن کے نیچے ندیاں رواں دواں ہوں گی۔ وہ ان میں تا ابد (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

ہم اکثر اپنی زندگی کے خاص مواقع پر، ابدی کامیابی کو بھول جاتے ہیں اور ہر وہ کام

کر گزرنا چاہتے ہیں جو دل چاہے۔ ایسے میں ان حدود و قیود کو پھلانگنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے جو بطور ایک مسلمان عورت کے ہم پر لاگو ہوتی ہیں اور دنیا سے واہ واہ کروانے کے چکر میں ہم اپنے رب کی ناراضگی تک مول لے لیتی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ایسے ہی خاص مواقع کو موضوع بنا کر ترتیب دی گئی ہے جہاں ہم اپنے مقصدِ حیات کو بھول کر شیاطین کی پیروی میں فخر محسوس کرتی ہیں اور چلتے چلتے اپنے آپ کو اندھیرے کی پاتال میں گرا دیتی ہیں۔

اس کتاب کا محرک عزیزہ طوبیٰ شاہد کے وہ سوالات ہیں جو وہ مختلف مواقع پر کرتی رہیں کہ اُسے بھی ایسی ہی صورت حال درپیش تھی۔ اللہ تعالیٰ اُسے استقامت فی الدین عطا فرمائے اور زندگی کے اس نئے عہد کو اپنے حکم کی فرمانبرداری کے نور میں روشن کرنے کی توفیق ارزانی کرے۔

زیادہ کیا عرض کروں؟ دردِ دل ہے جو لفظوں کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور خواتین اسلام کے لیے نفع بخش بنائے۔ ہم سب کو اپنی سچی فرمانبرداری اور حضور نبی کریم ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرمائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ مجھے، میرے اہل خانہ، والدین، اساتذہ اور ناشر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین بجاہِ حبیک الکریم ﷺ

غبارِ راہِ طیبہ
ام احمد
پرنسپل: ادارہ تعلیم القرآن برائے طالبات
اعوان ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

شادی کے دن جوں جوں قریب آرہے تھے، غزالہ کی وحشت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اب تک تو جیسے تیسے اس نے اپنے آپ کو اس تکلف سے محفوظ رکھا ہوا تھا اور اس حفاظت میں اس نظریے اور سوچ نے اس کی بہت معاونت کی تھی کہ غیر شادی شدہ نوجوان بچیوں کو بہت بن سنور کر نہیں رہنا چاہیے۔ اب جبکہ شادی میں فقط پندرہ دن باقی رہ گئے تو اس کے لیے شہر کے معروف ترین بیوٹی پارلر سے وقت حاصل کیا گیا۔ اس کی والدہ، بہنوں، بھابھیوں اور خاندان بھر کی عزیز خواتین کی طرف سے اس پر بیوٹی پارلر جانے کے لیے دباؤ بڑھ رہا تھا۔ بیوٹی پارلر نے اسے پہلے ہفتے میں دو دن اور پھر روزانہ وہاں آنے کی تاکید کی تھی۔

غزالہ اس صورتحال سے بے حد گھبرائی ہوئی تھی اور اس سارے مرحلہ وار عمل کو غیر فطری و غیر شرعی سمجھتی تھی۔ اپنی اس سوچ کے پیش نظر جب اس نے گھر میں والدہ اور بہنوں کے سامنے معذوری کا اظہار کیا تو سب اس سے خفا ہو گئے اور مختلف طریقوں اور دلائل سے اسے سمجھانے بجھانے لگے۔

والدہ نے کہا: دیکھ میری لخت جگر ہر نوجوان لڑکی کو اس مرحلے سے گزرنا ہوتا ہے اور یہ دین و دنیا دونوں کا طریق ہے۔ اگر تم یہ سب نہیں کرو گی تو تم پر دلہن کا روپ کیسے آئے گا اور اگر دلہن ہی پرکشش نہ ہو تو شادی کی سب رونقیں پھیکی پڑ جاتی ہیں۔

بڑی بہن نے چمکار کر کہا: اے میری پیاری بہن! ہمارے دین نے بھی شوہر کے لیے عورت کو بناؤ سنگھار کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا اس میں ایسی کوئی ناجائز بات نہیں۔

بھابھی بولیں: اگر تم یہ سب نہ کرو گی تو کیسے تمہارا شوہر تم پر فریفتہ ہوگا۔ میں خود اپنا میک اپ بہت کرتی ہوں تاکہ تمہارے بھائی کسی اور کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔

Marfat.com

ظاہر ہے کہ اگر وہ باہر کی عورتوں کو بنا، سنورا دیکھیں اور مجھے ایسا نہ پائیں تو وہ مجھ میں دلچسپی لینا چھوڑ دیں گے اور ان عورتوں کی طرف اپنے دل میں پسندیدگی پائیں گے۔ لہٰذا میاں کو مٹھی میں رکھنے کے لیے یہ عمل بہت ضروری ہوتا ہے۔

غرض ہر کسی نے اپنی اپنی سمجھ، تجربے اور مشاہدے کی بنا پر اسے قائل کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن غزالہ کا دل تھا کہ ان سب باتوں پر مطمئن ہی نہ ہو پا رہا تھا۔ وقت کم رہ گیا تھا اور مقابلہ بہت سخت تھا۔ کل صبح اسے ہر حال میں بیوٹی پارلر پہنچنا تھا کیونکہ پچاس ہزار روپے کی خطیر رقم اسے عروسہ بنائے جانے کے لیے وہاں پیشگی جمع کروائی جا چکی تھی اور واپسی کا کوئی امکان نہ تھا۔ گھر والوں کا دباؤ، خطیر رقم کا ضیاع اور دینی شعائر کو پسِ پشت ڈال دینا غزالہ کی نازک طبیعت پر بہت گراں گزر رہا تھا۔

سب سے نصیحت فصیحت لینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں اٹھ آئی۔ بوجھل دل، نمناک آنکھوں اور لرزتے ہونٹوں کے ساتھ اس نے واحد سہارے کو آواز دی۔

اس نے اسی دل گداز کیفیت کے ساتھ پورے خلوص سے یہ دعا کی کہ اے میرے رب! بے شک تیرا راستہ ہی سچا اور سیدھا راستہ ہے۔ تو ہی سب سے بہترین رہبری و رہنمائی فرمانے والا ہے۔ میری مدد کر اور اس معاملے میں میری رہنمائی فرما۔

بہت دیر تک غزالہ اسی طرح روتی دعا کرتی رہی۔ جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا تو وہ تھکے ذہن اور بدن کے ساتھ کچھ دیر کو اونگھ گئی۔ اس سوتی جاگتی کیفیت میں اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس کی دوست سعدیہ کی خالہ دینی تعلیمات سے بہرہ ور تھیں۔ اس نے سعدیہ کی وساطت سے ان سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا۔ اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نے فوراً اپنے موبائل فون سے سعدیہ کو فون کیا اور تمام صورت حال سے اُسے آگاہ کیا۔

سعدیہ نے اسے تسلی دی اور مشورہ دیا کہ پہلے قرآن پاک [illegible]

Marfat.com

گی اور رسم و رواج کے پیش نظر تمہارے گھر والے بھی تمہیں کہیں آنے جانے نہیں دیں گے۔ سو میں اپنی خالہ سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ میرے ساتھ تمہارے گھر چلی آئیں تا کہ وہاں آپ سے اور آپ کے گھر والوں سے اطمینان سے بات ہو سکے۔

سہ پہر کے وقت سعدیہ اپنی خالہ کے ہمراہ غزالہ کے گھر آئی، غزالہ بڑی بے چینی سے ان کی منتظر تھی۔ مہمانداری کے بعد غزالہ کے کمرے میں اس کی والدہ، بہنیں اور بھابھیاں سب ایک دفعہ پھر اکٹھی ہوئیں اور صبح کی بحث کو دہرانے لگیں۔ بھابھی نے سعدیہ سے کہا کہ تم اس کی اچھی دوست ہو، تم ہی اسکو سمجھاؤ۔ اس نے تو ہم سب کو پریشان کر دیا ہے۔

جواباً سعدیہ نے کہا: آپ اس کی بات بھی سنیں اور جو سوالات، خدشات اور تحفظات اس کے ذہن میں ہیں ان کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہ میری خالہ ہیں جو ایک کالج میں نفسیات کی پروفیسر ہیں۔ ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کی تعلیم بھی دیتی ہیں۔ ان کے تعلیمی ادارے میں ماہانہ درس قرآن ہوتا ہے جہاں یہ اور ان کی دیگر ساتھی معلمات خواتین کی دینی و اخلاقی تربیت کرتی ہیں۔ میں انہیں اسی مقصد کے لیے ساتھ لے کر آئی ہوں تا کہ غزالہ کی تشفی بھی ہو سکے اور ہم سب بھی جان سکیں کہ حقیقت کیا ہے اور ان مواقع پر اور روزمرہ زندگی میں ہمارے لیے کیا باتیں اور چیزیں درست ہیں اور کیا غلط ہیں؟

سب سے پہلے غزالہ کی امی نے سعدیہ کی خالہ سے کہا: بہن! میری یہ بچی تو بڑی تابع فرمان اور اچھی طبیعت کی مالک ہے لیکن اب اس موقع پر اسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ ہم سب کو پریشان کر رہی ہے۔ خاندان بھر میں اور خاص طور پر اس کے سسرال میں اس کی اور ہماری عزت کا سوال ہے۔ یہ نہ جانے کیوں ہمیں بے عزت کروانے پر تلی بیٹھی ہے؟ شہر اور گاؤں کی لڑکیاں بھی دلہن بننے کے لئے بیوٹی پارلر کا رخ کرتی ہیں اور اس [illegible] لگتا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اسے سمجھائیں اور

Marfat.com

اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ اسلام میں عورت کے لیے تزئین و آرائش کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

سعدیہ کی خالہ نے غزالہ کی امی کی یہ باتیں سن کر کہا:

آپ پریشان نہ ہوں اللہ نے چاہا تو سب کام باعزت اور درست طریقے پر ہوں گے۔ آپ اسی پر بھروسہ رکھیں اور اسی سے مدد مانگیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہر موقع پر چاہے خوشی کا ہو یا غمی کا، ہمیں اپنے سوہنے رب پر بھروسہ کرنے اور اسی سے مدد مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ آپ بھی نماز اور دعا کے ذریعے اور احکامات الٰہیہ کی بجا آوری سے یہ مدد حاصل کیا کریں۔

ہاں تو پیاری بیٹی غزالہ! ہمارے حکیم و دانا ربّ نے ساری عورتوں کی فطرت میں آرائش، اس کے بعد نمائش اور پھر ستائش وصول کرنے کا جذبہ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی خواتین بنتی سنورتی چلی آ رہی ہیں۔ ہماری شریعت نے بھی خواتین کو ان کا یہ فطری حق عطا کیا ہے لیکن چند حدود و قیود کے ساتھ، تاکہ بے جا بننے سنورنے کا جذبہ معاشرے اور خود اس عورت کے لیے فتنہ کا باعث نہ بن سکے۔

اپنی ظاہری ہیئت کا اس قدر خیال رکھنے کے باوجود مسلمان عورت اپنی زیب و زینت کا اظہار نہیں کرتی کہ وہ خاوند اور محرم رشتہ داروں کے علاوہ دوسروں کے سامنے سج دھج کر اپنے حسن کا اظہار کرتی پھرے بلکہ وہ تو مبالغہ کی حدوں کو چھونے والے میک اپ کی طرف مائل ہی نہیں ہوتی۔ (دنیا میں اور بھی کام ہیں، آرائش حسن کے سوا) مسلمان عورت اسلام کی حد اعتدال پر قائم رہتی ہے اور توازن صرف زیبائش کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے تمام معاملات میں مدنظر رکھتی ہے۔ اس کی نظروں سے یہ بات اوجھل نہیں ہوتی کہ اسلام نے جس طرح جائز حد تک زیب و زینت اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے بالکل اسی طرح اس معاملے میں مبالغہ آرائی اور حدوں سے باہر نکلنے سے بھی منع فرمایا ہے، تاکہ وہ اپنی [illegible] کی غلام بن کر نہ رہ جائے، اس کی زندگی کا سب سے اہم ترین کام بننا سنورنا ہی بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَاتُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝﴾ (الاعراف:۳۱)

''کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

خالہ جان! غزالہ نے انہیں مخاطب کیا: کیا اس آیت میں صرف کھانے پینے میں فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے یا باقی تمام امور بھی مراد ہیں؟

خالہ جان: ہاں پیاری بیٹی! یہاں کھانا پینا تو بطور علامت بتایا گیا ہے۔ قرآن حکیم کا یہ بڑا پیارا انداز ہے کہ کبھی جز بتا کر کُل کی بات کرتا ہے اور کہیں کُل کا ذکر کر کے تمام جزئیات اس میں سمیٹ دیتا ہے۔ یہ اسلوب بیان ادب کا ذوق لطیف رکھنے والے لوگ زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

اگر ہم یہاں ان نکات پر بات کریں گے تو اپنے موضوع سے بہت دور نکل جائیں گے۔ لہٰذا میں واپس اسی طرف آتی ہوں کہ یہاں سب امور میں اسراف سے ممانعت کی گئی ہے۔ البتہ ایک بات ضرور واضح کر دوں کہ ہم لوگ چونکہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اسی نام سے لکھے، بولے اور جانے جاتے ہیں، تو یہ لفظ ''مسلمان'' عربی کے مصدر ''سَلِمَ'' سے ماخوذ ہے۔ لغت کے مطابق اس کا معنی صلح، فرماں برداری، اطاعت اور عاجزی کے ساتھ مکمل طور پر اپنے آپ کو کسی کے سپرد کر دینا ہوتا ہے۔ ایک انسان جب مشرف بہ اسلام ہوتا ہے تو وہ اپنی مرضی و منشاء سے اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے [illegible] ہے۔

[illegible] مسلمان [illegible] ہونے کے لیے اسلامی شعائر [illegible] کہ ہماری اقدار پر غیر اسلامی ثقافتوں کا رنگ چڑھ کر نمایاں ہو گیا ہے اور ہم مسلمان انہی مادہ پرست ثقافتوں

Marfat.com

کے غلام بن کر رہ گئے ہیں۔

اللہ ربّ العالمین اپنے پسندیدہ لوگوں کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝﴾ (الفرقان:٦٧)

''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی، بلکہ ان کا خرچ (کرنا) دونوں کے درمیان اعتدال سے ہوتا ہے۔''

اپنے رب کی اس ہدایت کو ذہن نشین رکھنے والی مسلمان عورت اپنے ہر معاملے میں اعتدال کو لازم رکھتی ہے، خواہ کھانے پینے کے معاملات ہوں یا زیب و آرائش کے، وہ اپنے روپ کی خوبصورتی کا خیال تو رکھتی ہے لیکن بلا اسراف، بلا مبالغہ اور بلا فخر و ریا، وہ فیشن کی ختم نہ ہونے والی رسومات کی ہر صدا اور آواز کے پیچھے بھاگ بھاگ کر ہلکان نہیں ہوتی۔

بھابھی پر ان باتوں نے بڑا اثر دکھایا اور وہ پوچھنے لگیں:

✿ خالہ جان! کیا بدلتے فیشن اور ملبوسات کے رواج کو اپنانا ٹھیک نہیں؟

خالہ جان: اے میری عزیزہ! اصل بات یہ ہے کہ یہ بیوٹی پارلر اور فیشن و سٹائل کے نام پر اسلام دشمن قوتوں نے یہ پھندے اور جال بچھا کر ہماری کثیر تعداد کو بے اعتدالی اور بے راہ روی کی دلدل میں دھنسا دیا ہے۔ وہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ یہ مسلمان اپنے مقصدِ حیات کو بھول کر انہی خرافات میں مشغول رہیں اور ہم ان پر حکمرانی کرتے رہیں۔ ''روشن خیالی'' کی روشنی میں ''چراغ تلے اندھیرا'' نظر سے اوجھل رہا ہے، ان کے ہاں روشن خیالی سے مراد عورتوں کو چراغ خانہ سے رونق بازار بنا دینا ہے۔

✿ سعدیہ نے اس بات پہ کہا: خالہ جان! اگر ہم یہ سب نہ کریں تو [illegible] [illegible] سب بالز، جینز وغیرہ اور دقیانوسی کہلانے لگ جاتے ہیں اور [illegible] ہزاروں سال پرانی باتیں [illegible]

خالہ جان: بیٹی سب سے پہلے تو یہ جان لو کہ روح کو کسی بھی شخص [illegible]

Marfat.com

سے پتہ چلتا ہے کہ سب انسانوں کی روحیں یک بارگی ہی پیدا کی گئیں۔ البتہ دنیا میں آنے جانے کا اپنا اپنا وقت ہے۔ رہی بات اس روشن خالی کی تو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ روشنی جس کو اسلام میں "نور" کہا گیا ہے، اس کا منبع و سرچشمہ تو صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔ اس کے نور ہدایت سے منور ہونے والے نظریات ہی نورانی اور روشن ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ﴾ (النور:۳۵)

"پہنچا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے نور ہدایت سے روشنی حاصل کرنے کے بجائے اس کی مخلوقات کی فکر و عمل سے اپنے آپ کو روشن خیال سمجھنے والے دراصل فکری جہالت اور عملی تاریکی کے گھپ اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝﴾ (النور:۴۰)

"اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس کے لیے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے کہیں نور نہیں۔"

روشنیوں کے ہم سفر اور نقیب بننے کے خواہشمند ہم لوگ اپنی باگ دوڑ ایک ایسے رہنما کے ہاتھ میں دے چکے ہیں جس کا کام ہی انسان کو بھٹکا کر "رب رحمٰن" کے راستے سے دور گمراہی کے اندھیرے جنگل میں گم کردینا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ

Marfat.com

جَهَنَّمُ ۫ وَ لَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا۝﴾

(سورۃ النسآء:۱۱۹ تا ۱۲۱)

''اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو (اپنا) دوست بنالے تو اس نے کھلا نقصان اٹھایا۔ شیطان ان سے (جھوٹے) وعدے کرتا ہے اور (غلط) امیدیں دلاتا ہے اور نہیں وعدہ کرتا ان سے شیطان مگر فریب کا۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور نہ پائیں گے اس سے بچ نکلنے کی جگہ۔''

شیطان متاع ایمان کو لوٹنے کیلئے کس طرح امیدوں کے محلات تعمیر کرتا ہے؟ کس طرح وہ خواہشات کی حسین وجمیل دنیا آنکھوں کے سامنے لا کھڑی کرتا ہے؟ اس کی مہارت کا تو کمال ہی یہ ہے کہ وہ جھوٹی امیدوں اور توقعات کے سنہری جال سب کے لیے ایک ہی جیسے اختیار نہیں کرتا بلکہ جس چال سے وہ کسی کو زیادہ فریب دے سکتا ہے، اس کے لئے اسی قسم کا جال بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روک دیتا ہے۔ احکامات دینیہ میں رد و بدل، شریعت کے امور میں کانٹ چھانٹ، ظاہر و باطن کے حلیے کا کچھ سے کچھ کر دینا، یہ سب شیطان کے کام ہیں اور ان کاموں میں اس کے دوست کفار اس کے معاون اور مددگار ہیں۔

خالہ جان جیسے جیسے اس گھناؤنی سازش کو بے نقاب کرتی جا رہی تھیں۔ وہاں موجود سب خواتین کی دلچسپی میں اضافہ ہو رہا تھا اور سب نہایت توجہ سے یہ باتیں سن رہی تھیں۔

غزالہ کی امی نے نکتہ اٹھایا کہ جیسے آپ بتا رہی ہیں اس طرح تو ہمارا کوئی کام بھی درست نہ ہوا تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

خالہ جان نے جواباً کہا:

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایک سمجھدار مسلمان خاتون اپنے دین کی تعلیمات سے واقفیت رکھتے ہوئے اس پر عمل پیرا بھی ہوتی ہے۔ وہ صرف نماز، روزہ اور تلاوت قرآن ہی کو تمام مسلمانی نہیں سمجھتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ فضول اور احمقانہ رسومات سے اپنا دامن بچا

Marfat.com

کررکھتی ہے۔ وہ اصل روشن خیالی اپنے دین کی معتدل و متوازن تعلیمات پر سختی سے عمل کرنے کو ہی جانتی ہے۔ وہ ہر اس عمل سے ڈرتی رہتی ہے جس کے کرنے سے اللہ کے رسول ﷺ نے خبردار کیا ہے اور اسے تباہی، ہلاکت اور ناکامی و بربادی کا باعث قرار دیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ

"درہم و دینار کا بندہ تباہ ہو جائے، ریشمی دھاری دار چادروں کا بندہ برباد ہو جائے، جب اسے کچھ مل جائے تو راضی ہو جائے اور اگر نہ ملے تو راضی نہ ہو۔" (صحیح البخاری، رقم الحدیث:۲۸۸۶)

مسلمان عورت کے لیے دینی احکام میں ایسی ہدایات موجود ہیں جو اسے فخر و مباہات، تکبر و غرور اور حسن و جمال پر خود پسندی کی اتھاہ گہرائیوں کی کمینگی و رذالت میں گرنے سے بچاتی ہیں۔ اس بارے آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

ایک شخص اس حال میں اپنی دو دھاری چادروں میں اکڑتا چلا جا رہا تھا کہ اسے اپنا آپ بڑا اچھا لگ رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث:۲۰۸۸)

غزالہ کی بھابھی نے یہ حدیث سن کر کہا:

کیا اچھا پہننا، اوڑھنا، سجنا سنورنا اور اس پر اپنے آپ کو ناز و ادا سے دیکھنا غلط ہے؟

خالہ جان: نہیں میری عزیزہ! بات یہ ہے کہ ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اگر بننا سنورنا اور سلیقہ طریقہ، شیخی و غرور اور ناز و ادا کے لیے ہے، تب تو واقعی ناپسند ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ظاہر کرنے کے لیے، اس کی اطاعت پر مدد لینے کے لیے ہو تو ہم اس کی بارگاہ سے ثواب اور اجر کے حقدار ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے:

﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ○ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ○﴾ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۶ تا ۱۹)

"(لقمان نے کہا:) پیارے فرزند! اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر وزنی ہو یا پھر وہ کسی چٹان میں یا آسمانوں یا زمین میں (چھپی) ہو تو لے آئے گا اسے اللہ تعالیٰ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت باریک بین، ہر چیز سے باخبر ہے۔ میرے پیارے بچے! نماز صحیح صحیح ادا کیا کرو، نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکتے رہو اور صبر کیا کرو ہر مصیبت پر جو تمہیں پہنچے۔ بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور (تکبر کرتے ہوئے) اپنے رخسار کو لوگوں کی طرف سے نہ پھیر لے اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چلا کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی [illegible] کرنے والے کو نہیں پسند کرتا۔ اور اپنی آواز میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز دھیمی کر۔ بے شک سب سے وحشت انگیز آواز گدھے کی آواز ہے۔"

دیکھا! سعادت مندی کے لئے کتنی خوبصورت نصیحت ہے۔ ہمیں اس کا مضبوطی سے التزام کرنا چاہیے۔ یہاں آپ کے ذہن میں یہ سوال ابھر رہا ہوگا کہ نیکی پر عمل کرکے

اس کی دعوت دینا اور برائی سے بچتے ہوئے دوسروں کو بھی بچانا یہ صرف مردوں کے لیے ہے؟

تو میری عزیزو! ایسا نہیں بلکہ یہ مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝﴾ (التوبہ:۷۱)

''نیز مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور صحیح صحیح نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے، حکمت والا ہے۔''

سعدیہ بولی: تو کیا ہمیں بھی گھروں سے باہر نکل کر تبلیغ کرنی ہوگی جیسے کہ کچھ مرد حضرات اپنے مخصوص علاقوں میں ہفتہ وار یا ماہانہ جاتے ہیں؟

خالہ جان: نہیں بیٹی! اس ذمہ داری کے مقابلے میں مسلمان خاتون ایسی حدود اور ایسے میدانوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے کمربستہ ہوگی جو اس کی نسوانیت سے مناسبت رکھتے ہوں، جو اس کے دائرہ کار اور مخصوص حلقے میں داخل ہوں۔ وہ برائی کو روکے گی (اور یہ برائی عورتوں کی دنیا میں بھی کچھ کم نہیں)

جیسا کہ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث آئی ہے:

''تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے قوت بازو سے تبدیل کرے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اور پھر اگر اتنی طاقت بھی نہ پائے تو اپنے دل سے ہی اسے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔'' (صحیح مسلم رقم الحدیث:۹۴)

Marfat.com

اس حدیث پاک کو سن کر غزالہ ایک دم سے چھما چھم رونے لگی، باقی سب اس کے یوں رونے سے پریشان ہو گئے، آخر اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے خالہ جان سے سوال کیا:

خالہ جان! اس حدیث پاک کی رو سے تو میں اپنے آپ کو ہر معاملے میں ایمان کے کمزور ترین درجے پر پاتی ہوں۔ اپنے اردگرد بہت سی باتیں ایسی دیکھتی ہوں جو صریح برائی اور کھلم کھلا پیارے رب کی نافرمانی ہیں لیکن میں ہاتھ اور زبان دونوں میں یہ طاقت نہیں پاتی کہ کسی بھی طریقے سے کسی کو منع کر سکوں، ہائے! میں تو تباہ ہو گئی۔

❖ خدارا مجھے بتلایئے کہ کیسے اس ہلاکت سے خود کو اور دوسروں کو بچاؤں؟

خالہ جان: پیاری بیٹی! اللہ نے چاہا تو آپ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی خیر خواہی بھی کرنے لگیں گی۔ بس اس قرآنی فارمولے کو ذہن میں بٹھا لیجیے اور ابھی سے اس پر عمل کا آغاز کیجیے۔ اللہ کریم اپنی طرف پوری سچائی سے آنے والوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔

ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَ أَصْلَحُوا وَ اعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۱۴۶)

"مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ کا (دامنِ رحمت) اور خالص کر لیا اپنا دین اللہ کے لیے تو یہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہیں اور عطا فرمائے گا اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجرِ عظیم"

اب ذرا دورِ نبوی ﷺ کا ایک واقعہ ملاحظہ کیجیے:

ایک دفعہ ایک آدمی نبی کریم أَطْيَبُ النَّغْمَةِ وَ أَزْكَى الْقَنَاءِ کے حضور عرض گزار ہوا:

اے اللہ کے مکرم رسول ﷺ! لوگوں میں سے کون بہتر ہے؟

Marfat.com

آپ نے فرمایا:

''لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جو بہت قرآن پڑھنے والا اور اس کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے والا ہو، سب سے زیادہ احکامات الٰہیہ کا خیال رکھنے والا ہو، نیکیوں کا سب سے بڑھ کر حکم دینے والا ہو اور برائی سے سب سے زیادہ روکنے والا ہو اور ان میں سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والا ہو۔'' (صحیح مسلم، حدیث:۵۵)

ہمیں چاہیے کہ برائی اور بے حیائی کے اس طوفان بلا خیز کو روکنے کے لیے اپنے اپنے حصہ کا کردار ادا کریں۔

شکوۂ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

جہاں اجتماعی طور پر بے حیائی اور برائی پرورش پا کر پھل پھول جائے وہاں نئی نئی بیماریاں مسلط کر دی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہم اپنی آنکھوں سے ان مہلک بیماریوں کو پھیلتا دیکھ رہے ہیں جس میں معاشی، معاشرتی، فکری، جسمانی، مذہبی ہر طرح کی بیماریاں شامل ہیں۔ ان حالات میں ہر مسلمان مرد و عورت کی ذمہ داری ہے کہ آگے بڑھے اور جد و جہد کرے۔

ہم قرآنی تعلیمات پر عمل نہ کر کے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

ہم ان حالات میں بنی اسرائیل کی طرح یہ سمجھ کر بیٹھے رہیں کہ اس کی پسندیدہ امت [illegible] شیطان اور اس کے ساتھی برابر اپنے کام میں مصروف [illegible] ان کو دین سے غافل [illegible] اور مسلسل ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر صاحب فکر و دانش اپنی خاموشی توڑ ڈالے اور علماء اپنے اختلافات بھلا کر اٹھ کھڑے ہوں اور عوام الناس کو ان خطرات سے آگاہ کریں کیونکہ آج

بہت سے مسلمان اپنی دانست میں ان خطرات کو مہلک سمجھتے ہی نہیں۔

پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ لوگ جب برائی کو دیکھیں گے اور اسے تبدیل نہ کریں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عمومی عذاب نازل کردے۔'' (سنن ابی داؤد، حدیث: ۴۳۳۸)

اسلام اپنے ماننے والوں میں منفی پہلو، جمود، لاپرواہی اور تلونِ مزاجی کو پسند نہیں کرتا۔ جبکہ آج ہمارا پیارا پاکستان مسائلستان بنا ہوا ہے۔ خوراک، صحت، امن وامان، عدل وانصاف، جان ومال، کون سا شعبہ حیات ہے جہاں ہم زبوں حالی کا شکار نہیں؟

حالانکہ بارگاہ نبوت سے بار بار ہمیں یہ تنبیہ جاری کی گئی ہے:

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم کرتے رہنا اور تم ضرور برائی سے روکتے رہنا اور تم لازماً برائی کرنے والوں کے ہاتھوں کو پکڑتے رہنا اور تم ضرور اسے حق کی جانب موڑتے رہنا، یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے دلوں کو بعض پر مار دے گا، انہیں ایک جیسا بنا ڈالے گا اور تمہارے اوپر بھی ویسی ہی لعنت کرے گا جیسی ان پر کی ہے۔'' (الطبرانی، مجمع الزوائد)

اب تک کے سارے عرصے میں غزالہ کی باجی خاموش بیٹھی تھیں۔ لعنت کا لفظ سن کر انہیں یاد آیا کہ ہم سب یہاں اس اشکال کو دور کرنے کے لیے جمع ہوئی تھیں اور غزالہ کو سمجھانا تھا کہ وہ اپنی شادی میں دلہن بننے کے لیے بیوٹی پارلر سے تیار ہونے پر آمادہ ہو جائے۔

انہوں نے خالہ جان سے سوال کیا:

خالہ جان! غزالہ بیوٹی پارلر سے آرائش و زیبائش کو لعنت کہتی ہے اور [illegible]
ہاتھوں ہم سب کو وہ [illegible]

خالہ جان: پیاری بیٹی! جب اللہ تعالیٰ نے شیطان پر لعنت کی تھی تو اس نے جواباً کہا تھا:

﴿لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝﴾ (النساء: ۱۱۸)

Marfat.com

''میں تیرے بندوں سے (اپنا) مقرر حصہ ضرور لوں گا۔''

اور یہ بھی کہا تھا:

﴿وَلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ ط﴾ (النساء:۱۱۹)

''اور میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور میں انہیں ضرور جھوٹی امیدوں میں رکھوں گا اور میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑ دیں گے اور وہ میرے حکم سے اللہ کی بخشی ہوئی ساخت و بناوٹ میں ردوبدل کریں گے''

قرآن حکیم میں اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ساخت وصورت کو تبدیل کرنے کو شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے۔ اور اسلام نے مردوزن ہر دو کے لیے زینت کی خاطر ایسے طریقوں کو اپنانے کو حرام قرار دیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی شکل وصورت بدل جائے۔

میری عزیزو!

آج کے ماحول میں اس موضوع پر بات کرنا بھی بہت مشکل ہے اور بات سننا بھی۔ کہاں سنت کا نور اور کہاں فیشن کی نحوست؟

ہمارے پیارے آقا ومولیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے صدیوں قبل ہر بات پوری طرح کھول کر بیان کردی جس پر ہم عمل پیرا ہو کر قعرِ مذلت میں گرنے سے بچ سکتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری کی روایت ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ (صحیح بخاری:۴۶۰۴)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو گودنے والی اور گدوانے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر''

Marfat.com

''اَلْوَاشِمَات وَالْمُتَوَشِمَات''

اس زمانے میں جسم کے نظر آنے والے کسی حصے پر پہلے چھوٹا سا زخم کیا جاتا اور پھر اس میں سرمہ یا نیل بھر دیا جاتا اور یہ نشان ہمیشہ بدن پر نظر آتا، جیسے آج کل ٹیٹوز وغیرہ ہیں۔ ہمارے ہاں اس عمل کو تندولہ کہتے ہے۔ اس کے باعث جسم پر ایک تہہ جم جاتی ہے اور طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ اس زمانے میں عورتوں کے ساتھ ساتھ مرد بھی ایسا کرتے تھے۔ اللہ پاک نے ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

''اَلْمُتَنَمِّصَات''

تَنْمِیْص۔ آنکھ کے اوپر موجود بال جنہیں ابرو کہتے ہیں، انہیں باریک کرنا اور ''مُتَنَمِّصَات'' وہ عورتیں جو کہ حسین اور خوبرو نظر آنے کیلئے اپنے ابرو کے بال نوچ کر باریک کرتی ہیں یا کسی طریقے سے ابرو کو باریک کرواتی ہیں۔ ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

''اَلْمُتَفَلِّجَات''

وہ عورتیں جو اپنی عمر کو چھوٹا ظاہر کرنے کے لیے اپنے دانت ریتیوں سے باریک کرتیں۔ یہ بھی اس دور کا ایک فیشن تھا اور عورتیں اپنی عمر کم ظاہر کرنے کے لیے یہ کرتی تھیں۔ ان پر بھی لعنت فرمائی۔

''اَلْمُغَیِّرَاتُ خَلْقِ اللہِ''

وہ جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو شکل دی تھی جو حسن دیا تھا اور جس طرح کا چہرہ دیا تھا، اس کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان پر بھی لعنت فرمائی۔

رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جامع الفاظ کے ذریعے قیامت تک کے پیدا ہونے والے مسائل کو نکالا جا سکتا ہے اور رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تمام امور کے متعلق حدیث کی

Marfat.com

روشنی میں بیان کررہے تھے۔ جب آپ نے یہ ساری باتیں لوگوں کے سامنے بیان کیں تو چلتے چلتے یہ بات بنی اسد کی ایک خاتون جن کا نام ام یعقوب تھا، ان تک پہنچی۔ حضرت ام یعقوب خود کوئی معمولی عورت نہ تھیں قرآن کی عالمہ تھیں اور مضبوط کردار کی مالکہ تھیں، لعنت کی بات سن کر کانپ اٹھیں اور بڑے غصے کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس جھگڑنے چلی آئیں اور تند و تیز لہجے میں آپ سے تکرار کرنے لگیں کہ اتنا سخت لفظ آپ نے بول دیا، لعنت کا لفظ بول دیا، معلوم بھی ہے کہ لعنت زدہ شے کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا اور پھر اللہ کی لعنت...... آپ نے اتنا بڑا حکم دے دیا؟

غزالہ اور سعدیہ نے اس جگہ یہ سوال اٹھایا کہ خالہ جان! کیا لعنت بہت بڑی اور بری شے ہے؟ جب کہ ہم لوگ اکثر اپنے کلام میں ایک دوسرے پر لعن طعن کرتے ہیں۔

خالہ جان: ہاں پیاری بیٹیو! یہ بہت بڑی بات ہوتی ہے اور اس کا مطلب ہے کہ لعنت زدہ پر رحمت نہیں ہوتی اور جہاں جس مقام پر کوئی ملعون موجود ہو، وہاں رحمت نہیں اترتی۔

ہمارے پیارے آقا ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ایک دوسرے پر لعنت نہ بھیجو۔ اگر وہ لعنت کا حقدار نہیں کہ جس پر تم لعنت کر رہے ہو تو لعنت پلٹ کر تم ہی پر واپس آ جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

ایک مرتبہ کسی اعرابی نے اپنے اونٹ کو اٹھایا اور وہ نہ اٹھا تو اس نے اونٹ پر لعنت بھیج دی۔ یہ ماجرا جب اللہ کے حبیب ﷺ کے حضور بیان کیا گیا (لوگ سیکھنے اور جاننے کے لئے ہر بات آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کرتے تھے تا کہ اس کے معاملے میں اوامر و نواہی جان لیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جلد از جلد اس اونٹ کو آبادی سے باہر نکال کر جنگل میں چھوڑ آؤ۔ جب تک ملعون آبادی میں رہے گا، یہاں رحمت الٰہی نہیں اترے گی۔ چنانچہ اس اونٹ کو دور جنگل میں چھوڑ دیا گیا۔ (کنزالعمال)

سب خواتین لعنت کی حقیقت جان لینے پر اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرنے لگیں۔

Marfat.com

خالہ جان نے بآواز بلند دعا کی: اے اللہ! ہمیں رذائل سے بچا اور محاسن سے آراستہ فرما۔ تیرے احکامات جو ہم تک پہنچے ہیں ہمیں ان کی سمجھ بصیرت کے ساتھ اور ان پر مضبوطی کے ساتھ ہمیشگی والا عمل عطا فرما۔ آمین

غزالہ کی امی حضرت عبداللہ ابن مسعود اور ام یعقوب کے مابین کیے گئے مکالمہ میں بہت دلچسپی لے رہی تھیں۔ ان کی توجہ اس لئے بھی زیادہ تھی کہ وہ خود تو ان تمام باتوں اور کاموں کو نہیں کرتیں تھیں لیکن بہو، بیٹیوں کے لیے اس کام کو درست خیال کرتی تھیں۔

وہ بولیں: بہن! مہربانی کر کے وہ واقعہ مکمل کر دیجئے جو آپ بیان کر رہی تھیں۔

خالہ جان: جی ہاں، جب ام یعقوب حضرت ابن مسعود سے تکرار کرنے لگیں تو حضرت عبداللہ نے جواباً کہا:

میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ بات اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ام یعقوب کہنے لگیں: جس قدر قرآن میں موجود ہے وہ مجھے بھی آتا ہے، کہاں اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے؟

تو حضرت عبداللہ بن مسعود کہنے لگے: اگر تم قرآن پڑھتی تو تمہیں ضرور پتہ چلتا، کیا قرآن میں نہیں آیا؟

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (الحشر:7)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چیز تمہیں دیں اس کو لے لو (مضبوطی سے تھام لو) اور جس سے روکیں (ہمیشہ کے لیے) رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت عذاب دینے والا ہے۔"

ام یعقوب کہنے لگیں:

ان کاموں میں سے کچھ کام تو آپ کی بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ فرمانے لگے کہ جاؤ جا کر دیکھو وہ ان کی بیوی کے پاس گئیں [illegible] پھر واپس حضرت

Marfat.com

عبداللہ کی طرف آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے تو ان باتوں میں سے ان میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ فرمانے لگے کہ اگر وہ اس طرح کرتی تو میں اس سے ہم بستری نہ کرتا۔

میری عزیزو! ذرا سوچو!

جس ذات والا صفات کو اللہ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا اور جن کی محبت و شفقت کی گواہی قرآن نے دی ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝﴾ (التوبہ:۱۲۸)

"بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے، گراں گزرتا ہے اس پر تمہارا مشقت میں پڑنا۔ رسول مکرم تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والے اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔"

انہیں یہ اچھا نہیں لگا کہ امت کے لوگ رب رحمٰن کے راستے کو چھوڑ کر شیطانِ رجیم کے پیچھے چلیں۔ آپ نے انتہائی دکھ سے ان تمام کاموں کے کرنے والوں کو ملعون قرار دیا تاکہ ان خرافات کا راستہ بند ہو جائے اور ہم اللہ کی ناراضگی اور اس کی دوری سے بچ جائیں۔ آپ کی رحمل شفیق طبیعت کیسے گوارا کرتی کہ ہم امتیوں کے کردار اور سیرتیں بگڑ جائیں، ہمارے معاملات خراب ہو جائیں، ہم سنت کے نور کو چھوڑ کر فیشن کے رواجوں کی ظلمت کا شکار ہو جائیں اور شیطان کا راستہ آسان کر دیں کہ وہ اپنا حصہ ڈنکے کی چوٹ پر وصول کرے۔ الامان والحفیظ۔ ہم شکر گزار ہیں کہ ہمارے آقا ﷺ نے اپنی حکمت سے ہمیں سب کچھ بتا دیا۔

بہا بھی جو اس سے قبل اپنے آپ کو مثال کے طور پر غزالہ کے سامنے پیش کر رہی تھیں اور بالا دستگی سے بول چال رہی تھیں، وہ ان حقیقتوں سے پردہ اٹھتے ہی اپنے اندر ایک عجیب سی شرمندگی محسوس کرنے لگیں اور بہت سے سوالات ان کے دل میں سر اٹھانے لگے۔

خالہ جان سانس لینے کو رکیں تو فوراً بھابھی نے یہ سوال کر دیا:

کیا ہمارا بننا سنورنا اور سج دھج کرنا، سب حرام ہے؟

خالہ جان: بیٹی اللہ تعالیٰ جو خالقِ مطلق ہے، اس نے عورت کو حوروں جیسی پاکیزہ اور حسین صورت، دوسروں کو موہ لینے والی خو، مچلنے والی طبیعت اور ناز نخروں سے بھرپور نازک اندامی عطا کی ہے اور اس کے حسن، نزاکت، رقت، محبت اور شفقت بھری سرشت کو گرم سرد تھپیڑوں سے بچانے، اس کے آبگینہ عصمت کی آب و تاب کو ہمیشہ صاف شفاف رکھنے کے لئے، اس پر کچھ پابندیاں عائد کی ہیں تاکہ ہر روپ اور ہر رشتے میں اسے وہی تقدس اور عفت حاصل رہے جس کی وہ امین ہے۔

خواتین کو یہ بات دل میں اتارنی چاہیے کہ یہ معاملات جنہیں بظاہر چھوٹے اور ذاتی سمجھا جا رہا ہے، جب اس پر لعنت کا حکم ہے تو اس کے بعد حسن کے لیے جو جتن کیے جاتے ہیں اور ہم عورتیں اس پر پختہ ہو چکی ہیں، یہ سارے شریعت مطہرہ کے لحاظ سے کس قدر ناجائز ہیں؟ اور کس قدر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پھٹکار برستی ہے ان پر جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتی ہیں؟ اور جو لوگ تعلیمات نبوی کا علم ہو جانے کے بعد بھی اپنی ہی کئے جانے پہ بضد رہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝﴾ (النور:٦٣)

"نہ بنالو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو، اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے انہیں جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر، پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف ورزی کرتے [illegible]

کریم ﷺ کے فرمان کی کہ انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب نہ آئے۔"

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (بخاری)

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ اسی میں سے ہوگا۔"

دور حاضر میں یہ سب امور مغربی یلغار کا کرشمہ ہیں۔ مسلم خواتین میں یہ رواج کسی بھی زمانے میں نہیں رہا۔ امہات المومنین، صحابیات، تابعیات اور دیگر نیک عورتیں ہی ہمارے لیے قابل تقلید، نمائندہ انتخاب اور نمونہ ہیں، نا کہ فلمی عورتیں۔

ہمارے دشمن نے ہمیں ہر طرف سے نرغے میں لے رکھا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ مسلمان معاشرے کے مرد و زن اسلامی احکامات کی تعمیل و تقلید نہ کریں اور شیطان کی اطاعت پر کمر بستہ رہیں۔ قدم قدم پر اسلام اپنے پیروکاروں کا رہبر و رہنما ہے۔

﴿اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى﴾ (القیامۃ:۳۶)

"کیا انسان نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ بے مہار کے اونٹ کی طرح چھوڑ دیا جائے گا؟"

غزالہ نے سوال کیا:

آج کل بیوٹی پارلرز پر مرد حضرات بطور بیوٹیشن عورتوں کی آرائش کا کام کرتے ہیں اور سننے میں آیا ہے کہ خواتین بیوٹیشن عورتوں کے پورے بدن پر حق تصرف رکھتی ہیں۔ تو عورت کا عورت کے سامنے اپنے آپ کو کھولنا اور مردوں سے آرائش کروانے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

خالہ جان: دین اسلام نے جو عزت و شرف انسان کو بخشا ہے، اس میں مردوں اور عورتوں کی عزت و شرافت کی حفاظت اور ایک صاف ستھرے، پاکیزہ انسانی معاشرے کے قیام کے لیے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں تا کہ مرد و عورت اپنی خلوت و جلوت میں بے خوف اور مطمئن زندگی گزار سکیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کسی کا خوف نہ رہے۔

Marfat.com

چونکہ مرد اور عورت کے درمیان قدرت نے ایسی کشش رکھی ہے کہ اگر اخلاقی حدود و قیود کے ضوابط کا ان کو پابند نہ رکھا جائے تو ان کے اختلاط پر قابو پانا کسی طور ممکن نہ ہوگا۔ انسان کی یہ فطری کمزوری ہے کہ وہ اپنی مخالف جنس میں کشش رکھتا ہے اور ایسے میں شیطان جو گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہے اسے ہر حد سے گزرنے کے لیے اکساتا ہے۔ اس لیے اسلام نے معاشرتی اصلاح کے سلسلے میں شرعی احکامات دیے جن کی پابندی کو لازمی قرار دیا تا کہ فساد کی راہ روکی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (النور:۳۱)

''اور آپ حکم دیجیے ایماندار عورتوں کو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔''

یہاں آیت میں ''جو ظاہر ہو جائے'' کے لفظ سے جمہور علماء نے عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں مراد لیا ہے۔ لیکن دھیان رہے یہ اباحت اس وقت ہے جب فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، ورنہ چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنا بھی حرام ہے۔

''اگر عورت خوبصورت ہو اور اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنا فتنے کا باعث ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو ظاہر نہ کرے۔''

(مترجم)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنی ران مت کھولو اور نہ کسی زندہ اور مردہ کی ران پر نظر ڈالو۔ (سنن ابی داؤد)

بہز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کس سے ستر چھپائیں اور کس کو چھوڑ دیں تو آپ نے فرمایا: اپنی [illegible] کے سوا سب

Marfat.com

سے اپنا ستر چھپاؤ، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے رہتے ہوں تب بھی؟ آپ نے فرمایا: کوشش کرو کہ کوئی بھی تمہارے ستر کو نہ دیکھ سکے۔ میں نے پھر عرض کیا: جب آدمی بالکل تنہا ہو تب بھی؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ سب لوگ اس سے شرم کریں۔ (سنن ابن ماجہ)

ان تفصیلات سے پتہ چلا کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے ستر چھپانا ضروری ہے لہٰذا آدمی خود اپنے آپ سے بھی پردہ کرے اور بلا ضرورت ستر نہ کھولے۔

اب رہی یہ بات کہ بیوٹیشنز کو آنے والی خواتین کے تمام بدن پر تصرف حاصل ہوتا ہے تو اسلام کی تعلیمات میں عورت کو عورت سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جب شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ستر عورت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: عورت تمام کی تمام ستر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا ہے کہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ جمع نہ ہو کیونکہ دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری، فتح الباری)

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

کوئی مرد کسی مرد کو اور کوئی عورت کسی عورت کو برہنہ نہ دیکھے۔ (متفق علیہ)

اب جب تمام بدن پر تصرف ہوگا اور پورے جسم پر آرائش و زیبائش کی مشق ہوگی تو نظر تو جسم کے ان حصوں پر بھی پڑے گی جن کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو اس کو میرے خوف سے ترک کرتا ہے میں اُسے ایمان کی نعمت بخشوں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پہلی نظر معاف ہے پلٹ کر دیکھنے پر گرفت ہوگی۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

Marfat.com

انسانی فطرت کے مطابق کھلا بدن دیکھنے سے شہوت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے، مرد، مرد کو دیکھے یا عورت، عورت کو یا یہ صورت ہو کہ مرد، عورت کو اور عورت، مرد کو دیکھے۔ جب یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے تو خطرہ منڈلانے لگتا ہے اور پھر ایک غلط جذبہ دل میں گھر کر لیتا ہے۔ ایک دوسرے کے سامنے محاسن وعیوب کا تذکرہ بھی چل نکلتا ہے جس سے مزید بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ﴾ (الاعراف: ۲٦)

”اے اولاد آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا جو تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانپتا ہے اور تمہارے لیے باعثِ زینت ہے اور پرہیزگاری سب سے بہتر لباس ہے۔“

غزالہ بیٹی! آپ کے اس سوال کے جواب میں جو آیت پاک میں نے شروع میں تلاوت کی اور بہز بن حکیم سے مروی جو حدیث پاک آپ نے سنی، اس کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آدمی جب خود اپنے آپ کو بے حجاب نہیں دیکھ سکتا تو دوسروں کو دعوت نظارہ دینا یا اپنا آپ ان کے حوالے کر دینا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ فقہی احکامات کے مطابق بغیر حاجت وضرورت بار بار اپنی جائے شرم کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کجا کہ نظافت کسی اور سے کروانا!

یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ کو عورت کا لوگوں کے سامنے زیب وآرائش اور بناؤ سنگھار کر کے ظاہر ہونا اس قدر ناپسند ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ [illegible]﴾

([illegible])

”اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور [illegible]

Marfat.com

نمایاں نہ کرو۔"

"تَبَرُّج" کا مطلب ہے "عورت کا اپنے حسن و جمال اور آرائش کو غیر مردوں کے سامنے ظاہر کرنا۔" اس میں وہ تمام اعمال شامل ہیں جن کے کرنے پر عورت لعنت کی مستحق ہوتی ہے، جیسے بلا ضرورت وحاجت بازاروں میں آنا جانا، باریک چست بے پردہ لباس، ہیجان انگیز حرکات وسکنات کے ساتھ نمائش اعضاء۔ خوب پھیلنے والی تیز خوشبو اور بھڑکیلے میک اپ کے ساتھ رہنا، ایسے تمام کام جس سے عورت کی نسوانیت متاثر ہو، اسلام میں یہ تمام باتیں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ نبی کریم ﷺ عورتوں سے تبرج جاہلیت چھوڑنے پر بیعت لیتے۔

یقیناً اے میری بچیو! تمہیں تبرجِ جاہلیت کو زندہ کرنے کے لیے نہیں بنایا گیا۔ اسلام نے آپ کو مکمل عزت دی ہے اور اس کی حفاظت کا بھی انتظام کیا ہے اور یہ تحفظ چاروں اطراف کے تحفظ کا نام ہے۔ یہ تحفظ تب ہی قائم ہوتا ہے جب چہار اطراف کی دیواریں مضبوطی سے کھڑی رہیں۔ ان میں سے اگر ایک طرف کی بھی دیوار گر جائے تو چور اچکے، ڈاکو، لٹیرے داخل ہو سکتے ہیں۔ اسلام نے اپنی عفت مآب بیٹیوں کے لیے ایسا ہی نظام عفت وعصمت قائم کیا ہے جس کے اندر رہتے ہوئے کسی ایک طرف کی دیوار گرنا تو دور کی بات دراڑ بھی نہیں پڑ سکتی اور اس کے اندر کسی فتنے کے گھس جانے کا اندیشہ بھی باقی نہیں رہتا۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم قرآن وسنت کے احکامات کو پورے کا پورا اپنائیں۔

❁ عزہ کی بھابھی نے سوال کیا: خالہ جان! "اپنے حسن و جمال اور آرائش کو غیر مردوں کے سامنے ظاہر کرنا" یہ تو بہت ہی خطرناک کام ہے۔ ہمیں بتائیے اس سے بچنے کی کیا تدبیر کریں؟

خالہ جان: بیٹی اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں مرد وزن کو نگاہیں نیچی رکھنے، حفاظتِ ستر اور تزکیۂ نفس کا حکم دیا ہے اور یہ حکم مردوں اور عورتوں کو برابر دیا ہے۔ دراصل انسان کے حواس اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ ذرا سی تحریک ملنے پر بیدار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اسلام نے اس تحریک کا ہر راستہ بند کر دیا ہے۔

ہوسکتا ہے یہاں کسی کے ذہن میں یہ سوال اٹھے کہ مسلمان عورت گھٹن اور ظلم کا شکار ہے اور تہذیب حاضر نے عورت کو ترقی کی شاہراہ پر چلنے کے قابل بنایا ہے۔ اسے حقوق کا شعور دیا ہے، بے جا پابندیوں کو توڑ کر آزاد فضا میں سانس لینے کا حق دیا ہے۔

جی ہاں! اسلام خود بے جا پابندیوں کا حامی نہیں بلکہ آج نہیں چودہ سو سال پہلے عورت کو اس کے جائز حقوق از خود دلائے۔ وہ تمام حقوق جن سے اس کی فطری خصوصیات اور اوصاف میں نکھار آیا، جنہوں نے اس کی فطری حیا، تقدس اور عفت کا بہترین تحفظ کیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾ (الانعام:۱۵۱)

''بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔''

گویا بے حیائی کے وہ تمام سوراخ بند کر دیے جن سے اس کی بدبو کا ذرا سا بھبوکا بھی اسلامی معاشرے کے پاکیزہ ماحول کو متعفن کر سکے۔ لہٰذا ہر اس سوراخ کو بند کرنے کا حکم تاکیداً دیا جس سے انسان شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلامی اقدار کے بند ڈھیلے کر دے۔

اب میں آپ کے سوال کے دوسرے حصے کا جواب دیتی ہوں جس میں مردوں سے آرائش و زیبائش کروانے کے بارے میں پوچھا گیا ہے؟

کسی بھی مرد کے لیے غیر محرم عورت کو ہاتھ لگانا جائز نہیں کجا کہ اس کے حسن کی آرائش کرنا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ جو لوگوں کو اللہ کا دین سکھانے کے لیے تشریف لائے، آپ بوقت بیعت بھی عورتوں سے ہاتھ نہ ملاتے۔

اُمیمہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے بیعت کر سکیں۔ آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ ہم شرک، چوری، زنا، بہتان تراشی، افتراء پردازی اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے اجتناب کریں گی۔ پھر ہم نے عرض کیا:

Marfat.com

''اپنا ہاتھ لائیے تا کہ ہم بیعت کریں''

آپ نے فرمایا: ''میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا، زبانی اقرار ہی کافی ہے۔'' (سنن نسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی غیر عورت سے ہاتھ نہیں ملایا، سوائے ان عورتوں کے جن کا ہاتھ پکڑنے کی اجازت اللہ نے آپ کو دی ہے۔ (یعنی محرم عورتیں) آپ عورتوں سے بیعت لیتے تو فرماتے ''میں زبانی اقرار لوں گا''۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب بیعت التسلیم)

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی روشنی میں یہ بات ہم اچھی طرح جان سکتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شرعی معاہدے کے لیے بھی عورتوں سے ہاتھ ملانا پسند نہیں کیا تو پھر ایک عام آدمی کے لیے یہ عمل کیسے درست ہو سکتا ہے؟

جہاں تک عام زندگی کا تعلق ہے تو ایک دوسرے سے چھو جانے کے امکان کو ختم کرنے کے لیے اسلام نے کافی حد تک ایسے انتظامات کیے جن سے اس برائی کا دروازہ بند کیا جا سکے۔

* راستہ چلتے ہوئے عورتیں دیواروں کے ساتھ ساتھ چلیں اور مرد راستے کے درمیان میں۔
* مخلوط اجتماعات، حرام قرار دیے۔
* باہم ملاقات کے وقت زبانی سلام دعا کرنا۔
* کوئی چیز لیتے دیتے وقت از حد احتیاط کہ ہاتھ سے ہاتھ مس نہ ہو۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خواہشات نفسانی کے غلبہ کی وجہ سے دونوں اطراف سے رغبت ہوتی ہے۔ اس موذی مرض سے ہر صورت بچنا چاہیے تب ہی تو قرآن پاک نے عورتوں کو حکم دیا کہ ''غیر مردوں سے نرمی سے بات نہ کرو (بلکہ اپنا نسوانی لب و لہجہ بھی قدرے سخت اور کھردرا بنا لیا کرو تاکہ) طمع نہ کرے وہ (بے حیا) جس کے دل میں روگ ہے اور باوقار انداز سے گفتگو کیا کرو۔'' (الاحزاب: ۳۲)

Marfat.com

سعدیہ نے سوال اٹھایا: جیسا کہ اسلام اپنے پیروکاروں کو مکمل ضابطۂ حیات دیتا ہے تو کیا جدید سائنس بھی اس بات کی توثیق کرتی ہے کہ اسلامی احکام پر عمل پیرا ہونا انسان کے لیے فائدہ مند ہے؟

خالہ جان نے خواتین کے انہماک اور دلچسپی کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنے مطالعے میں آنے والی مفید طبی اور طبیعاتی معلومات سے بھی آگاہ کیا۔ وہ کہنے لگیں:

یہ بات ہر ایک مسلمان کے لیے روحانی خوشی اور ایمانی مضبوطی کا باعث ہے کہ جن کاموں کے کرنے کی تلقین ہادی برحق، رحمت عالمیاں، خیرالبشر حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چودہ سو سال پہلے کی، آج سائنسی تجربات آج اس کی توثیق کررہے ہیں۔

ایک امریکی تحقیق کے مطابق

حضرت محمد (ﷺ) نے معاشرے میں مردوں اور عورتوں کی تخصیص اور تقسیم کار کا ایک بہترین نظام مرتب کیا ہے، حسن اخلاق کی علامت نہیں، اخلاق چہرے میں نہیں، شخصی کردار میں ہوتا ہے۔ اگر انسان اخلاق و کردار کے لحاظ سے درست ہے تو یہ فرد اور معاشرے ہر دو کے سکون اور تحفظ کا ضامن ہے۔ ("اینی بینٹ" دی لائف اینڈ ٹیچنگ آف محمد)

معروف صحافی امریکی نژاد خاتون "ہیلن" نے مختلف مسلم ممالک کے سفر کئے اور وہاں مسلمانوں کی معاشرت و ثقافت کو دیکھ کر اس پر تعلیمات اسلام کا گہرا اثر ہوا۔ اس کے مطابق:

"مسلمان سوسائٹی ایک صحت مند سوسائٹی ہے۔ اس کے معاشرتی اور سماجی اصول اتنے مناسب اور معقول ہیں کہ اسے ہر نوجوان لڑکے اور لڑکی کو قبول کر لینا چاہیے۔ یہ بات امریکہ اور دیگر یورپین سوسائٹیوں میں مفقود ہے۔ وہاں مرد و عورت کا آزادانہ میل جول عام ہے، عورت پر کوئی پابندی نہیں، عورت کا کوئی احترام نہیں، والدین کا کوئی مقام نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام اخلاقی قدریں ناپید ہو گئی ہیں، ہر قسم کی برائی اور بے حیائی عام ہے۔ مہذب تمدن کی آڑ میں معاشرہ ایک زبردست ہیجان اور انتشار کا شکار ہے۔

Marfat.com

اے مسلمان قوم!

تمہارے یہاں فرد کے لیے تعلیمات و احکامات اور معاشرتی قوانین اتنی بہترین بنیادوں پر وضع کیے گئے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اخلاقی قدریں نشوونما پائیں گی، صالح معاشرہ وجود میں آئے گا، ہر صنف کو اس کا لازمی حق اور صحیح احترام ملے گا۔

اس لیے میں تمہیں یہ نصیحت کرتی ہوں کہ اپنے مذہبی و معاشرتی قوانین کو گلے لگائے رکھو، اسی پر عمل کرو، پردہ کو نہ صرف باقی رکھو بلکہ اس کو رواج دو، فرد کی بے جا آزادی پر پابندی برقرار رکھو، مرد و زن کا بے جا اختلاط جو امریکہ اور یورپ سے چلا ہے اپنے معاشرے کو اس سے پاک رکھو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر اسے چھوڑ کر یورپ کی اندھی تقلید میں اسلامی اقدار و قوانین ختم کرو گے اور ہر فرد کو من مانی آزادی دو گے تو اخلاقی اور روحانی قدریں پامال ہو جائیں گی اور تمہارا معاشرہ بھی اسی طرح انحطاط و انتشار سے دو چار ہوگا جیسا کہ مغربی دنیا کا حال ہے۔" (بحوالہ مجلس نشریات اسلام، کراچی)

ویکلی سن ایک معروف مغربی جریدہ ہے جس نے بہت سی ایسی رپورٹس شائع کی ہیں جو فیشن پرستی اور بدلتے رواجوں کی پیروی میں ہونے والے ہمہ پہلو نقصانات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ایسی ہی ایک رپورٹ جس کا عنوان "زندہ رہنا سیکھئے" ہے، اس کے مرتب نے کہا:

"میری زندگی فطرت کے مسلسل مطالعے میں گزری ہے۔ اس بات کو غور سے دیکھا کہ ہم فطرت کے قریب رہتے ہوئے فطرت سے دور تو نہیں جا رہے۔ فیشن اور رواج کی دنیا نے صرف دھوکا اور فریب دیا ہے۔ میک اپ حسن نسواں کے لیے تھا، لیکن جتنا نقصان اس نے حسن نسواں کو دیا ہے شاید ہی کسی چیز نے دیا ہو۔ جنگوں نے ماحول اور حالات بدلے، بارود نے تباہ کاریوں کی انتہاء کر دی لیکن میں سمجھتا ہوں ان کا نقصان کم ہے جتنا نقصان میک اپ سے ہوا ہے۔"

محترم سامعات! انسان روح اور جسم کا مرکب ہے اور اسلام نے اپنی تعلیمات میں

Marfat.com

ہر دو کی صحت کا خیال رکھا ہے۔طہارت، غسل، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کا تعلق انسان کی روح اور جسم دونوں سے ہے۔

آج ڈاکٹر اور ماہرین اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ باوضو رہنے والوں اور باقاعدگی سے پنج گانہ نماز کی ادائیگی کرنے والوں میں مہلک بیماریوں کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ وضو کرنے سے دماغی بیماریوں سے تحفظ حاصل ہوتا ہے۔شہوانی خیالات نہیں ستاتے اور سب سے بڑھ کر جلد کی بیماریاں نہیں ہوتیں۔

ایک امریکن ڈاکٹر نے مسلم کمیونٹی کو بتایا:

تحقیق سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور روحانیت میں نکھار آتا ہے۔اچھے طرح نماز ادا کرنے والوں کی جسمانی ہیئت بدوضع نہیں ہوتی۔(بحوالہ،اسلامی زندگی کے سائنسی حقائق)

آرائش وزیبائش کے باب میں اسلام نے جن کاموں سے اپنے بدن کو تختہ مشق بنانے سے منع کیا ہے اور جن کاموں کے کرنے کی اجازت دی ہے، اس کے ان گنت فوائد ہیں۔

ڈاکٹر خالد غزنوی لکھتے ہیں:

''جلد ہمارے جسم کا سب سے بڑا اور وسیع عضو ہے۔'' ''تندرست وتوانا جلد ایک طرح سے چہرے پر تنی ہوتی ہے اور دوسری طرف اس میں اتنا ''الاسٹک'' ہوتا ہے کہ وہ انسانی جذبات کے اظہار کا بڑا معتبر ذریعہ بنی رہتی ہے۔ تیوریاں، مسکراہٹ، شگفتگی، چہرے سے پھوٹنے والی شگفتگی یا غصہ اور ناپسندیدگی کے اظہار جلد کا ہی کمال ہے۔''

''کسی فرد کی شکل وصورت، جذبات، اتار چڑھاؤ، عمر اور تندرستی جلد سے نظر آجاتی ہے۔''

''خوردبینی مطالعہ سے جلد کو دو اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔جن میں سے ہر حصہ مزید تہوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱۔ EPIDERMIS (اوپر کی جلد) اس میں جلد کا رنگ اور ناخن وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ DERMIS اس کو اصل جلد بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ جلد کی زیادہ تر اہم چیزیں یہاں پائی جاتی ہے۔ جیسے کہ:

چوٹ لگنے اور حساسیت کے موقعہ پر Histamine پیدا کرنے والے خلیے۔

"الاسٹک" کے ریشے آپس میں چارپائی کی نواڑ کی مانند بنے ہوتے ہیں۔ یہ جلد کو طاقت اور لچک دیتے ہیں۔

پسینہ پیدا کرنے والے غدود: ان کی ایک قسم گرم موسم میں پسینہ پیدا کرتی ہے جبکہ ان کی دوسری قسم سخت سردی میں بھی پسینہ پیدا کرتی ہے جس کا فرد کو خود بھی احساس نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کو مخفی پسینہ یا Apocrine Sweating کہتے ہیں۔

چمک اور لیس پیدا کرنے والے غدود، بالوں کی جڑیں اور ان میں بال، ان جڑوں کے ساتھ عضلات کے بڑے باریک ریشے بھی ہوتے ہیں جو ضرورت پڑنے پر بالوں کو کھڑا کر سکتے ہیں۔

خون کی نالیاں: جو باریک شریانوں، عروق شعریہ، وریدوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

وہاں پر اعصاب کی دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں جو محسوسات سے دماغ کو مطلع کرتی ہیں اور یہی ہمارے حواس خمسہ میں اہم عنصر قوت لامسہ (چھونے کی حس) پیدا کرتی ہیں۔ جبکہ اعصاب کی دوسری قسم دماغ سے اطلاعات اور احکام لے کر آتی ہے۔

جلد کی تہوں کے نیچے جسمانی ساخت کی اشیاء ہوتی ہیں۔ عام طور پر جلد کے نیچے چربی کے دانے دار تختے ہوتے ہیں۔

جلد گوشت اور اندر کی چیزوں کو غلاف کی صورت ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔

جسم کے درجہ حرارت کو اعتدال پر رکھنے کی ایک پیچیدہ خدمت سرانجام دیتی ہے۔

خون میں موجود پانی اور نمکیات کی مقدار کو مقررہ حد کے اندر رکھنے کے لیے پسینہ

Marfat.com

کے ذریعہ پانی اور نمکیات کو خارج کرتی ہے۔

اپنی قوت لامسہ کے ذریعے آس پاس کی چیزوں کا پتہ دیتی ہے۔

جسم میں موجود غیر پسندیدہ زہریں جیسے یوریا، لیکٹک ایسڈ وغیرہ پسینے کے ساتھ خارج کرتی ہے۔

ایک تندرست جلد پر جب سورج کی شعائیں پڑتی ہیں تو وہ ان شعاؤں کی مدد سے اپنے اندر موجود کیمیکلز سے حیاتین D بناتی ہے۔

جلد کی تہ در تہ ساخت مساموں کے راستے چیزوں کو اندر جانے نہیں دیتی۔ جلد جب تک ثابت وسالم ہو جراثیم اس راستے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ (تلخیص "امراض جلد اور علاج نبوی" ص ۱۲ تا ۱۴)

لیکن جلد کے اوپر ذرا سی بھی خراش آ جائے تو ان کو اندر گھس کر سوزش پیدا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ (ایضاً، ص ۶۹)

جب غیر فطری طریقے اور کیمیائی مرکبات کا استعمال کرنا ایک معمول بن جائے تو جلد کے مندرجہ بالا تمام افعال متاثر ہو کر خطرناک امراض کی آماجگاہ بن جاتے ہیں، پھر پلاسٹک سرجری بھی اس کا علاج نہیں کر سکتی اور اسے فطری کارکردگی پر تحریک نہیں دے سکتی۔

فیشن اور اس کے تقاضے روز بدلتے رہتے ہیں۔ فیشن ایبل خواتین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی جسمانی تراش خراش اور لباس کی وضع قطع اس کے مطابق ہو، اس شوق کی قیمت صحت کی تباہی کی صورت میں بھی دینا پڑتی ہے اور بار بار ایسا کرنے سے ناخوشگوار نتائج بھی سامنے آتے ہیں۔ وقت کا ضیاع، روپے پیسے کی فضول خرچی، بدنی اذیت کے ساتھ ساتھ ان میں کچھ عوامل ایسے بھی ہیں کہ ان کے شروع ہونے کے بعد جان کو خطرہ بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ سینکڑوں لوگ، چند مرتبہ آرائش و زیبائش کے بعد امراض جلد کے شفاء خانوں میں خوار ہوتے دیکھے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر خالد غزنوی کے مطابق:

"تزئین و آرائش میں استعمال ہونے والی وہ تمام چیزیں جن میں دھاتوں کے

Marfat.com

مرکبات شامل ہوں، اپنے اجزاء کی وجہ سے خود بھی داغوں میں اضافہ کرسکتی ہیں"

(امراض جلد اور علاج نبوی، ص ۳۲)

قرآن وسنت نے طبقہ نسواں کو اپنے پاؤں زور سے زمین پر مار کر چلنے سے منع کیا ہے، یعنی آواز پیدا کر کے چلنے سے۔ ظاہر میں یہ چلنے کی آواز جوتوں سے پیدا ہوتی ہے اور اس دھمک کے نتیجے میں سارا بدن نمایاں ہو جاتا ہے۔

میڈیکل سائنس کی ایک تحقیق کے مطابق اونچی ایڑی کے جوتے پہننے سے پاؤں، ٹانگوں اور پورے جسم کی ساخت کو نقصان پہنچتا ہے، اس طرح کے جوتوں سے پاؤں اور ٹانگوں کی باریک رگیں سوج جاتی ہیں۔ طویل عرصے تک ایسے جوتے پہننے سے ہڈیوں میں درد ہونے لگتا ہے اور مستقل تھکن رہتی ہے، تنگ جوتوں سے پاؤں اور ٹانگوں کے بعض حصوں میں دوران خون میں رکاوٹ پڑتی ہے اور پاؤں، پنڈلیاں، ٹانگیں اور کبھی کبھی کمر میں درد ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ورم وریداور دلمۂ رگ کے عارضے بھی ہو جاتے ہیں یعنی ٹانگوں یا پیروں کی رگوں میں خون کے لوتھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر خواتین ایسی جوتیاں پہننا چھوڑ دیں تو جلد ہی ان کی ایسی شکایات کے خطرات کم ہو جائیں۔ نت نئے فیشن اور ڈیزائن کے جوتوں کی بناوٹ ایسی ہوتی ہے کہ ان میں پیر فطری حالت میں نہیں ہوتے۔ چلنے میں خاصا تکلف کرنا پڑتا ہے جس سے دباؤ اور تناؤ کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

(خواتین کی اسلامی زندگی کے حقائق)

اسلامی تعلیمات میں کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کلی کرنے کا اور زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈا کھانا کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ ہونٹوں کے ٹشوز بہت حساس اور باریک ہوتے ہیں اور لپ اسٹک کا مسلسل استعمال ہونٹوں کے قدرتی حسن کو ختم کر دیتا ہے، بالخصوص ماحولیاتی آلودگی کی تہہ جم جانے سے ہونٹوں پر بہت سارے ایسے امراض جنم لیتے ہیں جو نہ صرف ہونٹوں کی صحت کو خراب کرتے

ہیں بلکہ دانتوں اور بعض اوقات منہ کے سارے نظام کو بگاڑ دیتے ہیں، علاج نہ کرنے سے کینسر جیسا موذی مرض بھی لگتا ہے۔ ماہرینِ دندان کا کہنا ہے کہ خواتین کو لپ اسٹک لگانے کے چھ گھنٹے تک ہونٹوں کو کھانے، پینے اور آلودگی سے بچانا چاہیے ورنہ ہونٹوں پر فنگس ہونے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا خواتین کے لیے لپ اسٹک مضر ہے۔ (بیوٹی رپورٹ، ویکلی سن)

اسلامی تعلیمات کے مطابق دوسرے ہفتے ناخن کاٹنے کو کہا گیا ہے۔

''خواتین میں ناخوں کو رنگنا فیشن ہی نہیں بلکہ روزمرہ کی ضرورت بن گیا ہے۔ کوئی بھی عورت ناخن رنگے بغیر گھر سے نکلنے پر تیار نہیں ہوتی۔ رنگ کو جاذبِ نظر بنانے کے لیے ناخن کو لمبا کرنا بھی ضرورت بن گیا ہے۔ ناخن کے بڑھنے کے نقصان بعد میں ذکر کریں گے۔ لیکن ان پر ایسے پلاسٹک روغن لگانا جن سے ان میں ہوا کی آمدورفت بند ہو جائے تندرستی کے خلاف ہے۔ روغن اتارنے کے لئے جو محلل Remover استعمال کیا جاتا ہے وہ ناخنوں کی چمک کو بھی اڑا دیتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بار بار کے روغن اور پھر روغن کو اتارنے والے کیمیکل لگانے سے ناخنوں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں یا وہ چمچہ کی مانند ہو جاتے ہیں۔'' (امراض جلد اور علاج نبوی، ص: ۲۷)

ایک خلیجی اخبار کی رپورٹ کے مطابق ماہرین نے آج سے ۲ ہزار سال قبل انگلیوں کے ناخنوں اور صحت کے درمیان تعلق کو دریافت کر لیا تھا۔ آج کل بھی ڈاکٹر کی نظر مریض کو دیکھتے ہوئے تیزی سے اس کے ناخنوں پر پڑتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق قدیم مصر کی عورتیں بھی اپنے ناخنوں پر رنگ و روغن کرتی تھیں۔ نیل پالش کا رواج فرعونوں کے دور کی یادگار ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ میڈیکل کے اصول اور قانون کے مطابق پیٹ کے کیڑوں کے انڈے انسانی ناخن میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور جب انسان کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے کھانے میں شامل ہو کر پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور [illegible] تحقیق کے مطابق جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں وہ [illegible]

Marfat.com

خواتین نفسیاتی امراض کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ ناخن چبانا اعصابی بیماری کی علامت ہے۔ ناخنوں پر مصنوعی رنگ و روغن لگانے سے، یہ رنگ و روغن ان کے قدرتی تیل کو جذب کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی چمک ماند پڑ جاتی ہے۔ طہارت و نظافت حاصل کرنا بھی ان رنگ و روغن کی موجودگی میں ممکن نہیں رہتا۔ (بحوالہ فیلڈ ان، پیرا سائیکالوجی)

مسلم خواتین کے لیے سر کے بال کٹوانا ممنوع ہے۔

ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق عورتوں کے جینز اور ہارمون مردوں سے مختلف ہیں۔ لہٰذا خواتین کے بال جتنے لمبے ہوتے جائیں گے، ان میں اتنی زیادہ یادداشت، قوت برداشت، سلیقہ اور قوت مدافعت آئے گی۔ خواتین کے لمبے بال ان کے حسن و جمال میں اضافے کا بھی موجب ہیں۔ خواتین کے بالوں کے اثرات کا تعلق ان کے دو اہم ہارموز ایسٹروجن اور پروجیسٹر ان کے ساتھ بہت اہم ہے۔ وہ خواتین جو سر کے بال ترشواتی ہیں وہ نہ ترشوانے والی خواتین کی نسبت جنسی غدوددں کے جوہروں کی زیادتی کی وجہ سے ہونے والے امراض کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ (''ڈاکٹر ہیرس''، یونیورسٹی آف ورجینیا، امریکہ)

پردے کے احکامات میں جن پابندیوں کا ذکر ہے وہ بجائے خود جسمانی صحت کے ضامن ہونے کے ساتھ ساتھ نفس کے جانی تحفظ کے بھی آئینہ دار ہیں۔

ڈاکٹر اسٹیفن کلارک سسلی کا ماہر نفسیات ہے۔ اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: عورتوں مردوں کا اختلاط، عورتوں کا بن سنور کر مردوں کے سامنے آنا اور باہم بے حجاب وقت گزارنا، بلا روک ٹوک رشتہ داروں کا گھر میں آنا جانا، بلا اجازت قیام، یہ تمام میری نگاہ میں نقصان دہ ہیں اور اس کا اثر نسلوں تک جاتا ہے۔ میں نے اس اختلاط سے عورتوں کو دوسرے مردوں اور مردوں کو دوسری عورتوں کی طرف مائل ہوتے دیکھا، اسی کے تحت طلاقوں کی کثرت دیکھی، فحاشی کے زیر اثر زنا کو بڑھتے دیکھا، گھر اجڑتے دیکھے، ... دیکھی، عورتوں اور مردوں کو جلتے جاتے دیکھا۔ اس سب کی وجہ ایک ہی ہے'' بے

Marfat.com

پردگی اور آوارگیِ نگاہ۔'' میں حیران ہوں کہ داعیِ اسلام نے غضِ بصر اور پردے کا حکم دے کر اہلِ اسلام کو ان تمام نقصانات سے بچا دیا ہے۔'' (یورپین لائف)

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو وہ راحت، عزت اور سکون دیا ہے جو شاید ہی کسی اور مذہب میں ملے۔ شرط فقط اتنی سی ہے کہ ہم اس عزت، راحت اور سکون کو پانے کے لیے اسلامی حدود و قوانین کو پورے کا پورا اپنائیں۔ اپنی ذات، اپنے گھر، اپنے اہلِ خانہ، داخلی و بیرونی معاملاتِ حیات، سب میں اس کا نفاذ کریں۔

فقہ عمر میں حضرت عمرؓ کا قول ہے:

''ہم وہ قوم ہیں جسے اسلام نے عزت عطا کی ہے۔ اگر ہم نے اسلام کے علاوہ کہیں اور عزت کی راہ تلاش کرنے کی کوشش کی تو اللہ ہمیں ذلیل و رسوا کر دے گا۔''

اے میری بھولی بھالی بیٹیو! ان تعلیمات کو جان لینے کے بعد کیا پھر بھی کوئی بات ایسی ہے جو سمجھ نہ آتی ہو؟ کیا ہم خود کو نجات دلانا چاہتی ہیں یا ہلاکت کے گڑھے میں گرانا چاہتی ہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ (الاحزاب:۳۶)

''کسی ایمان دار مرد اور عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر انہیں اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار ہو۔''

خالہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا:

پیاری بچیو! اس دنیا میں ہماری مثال ایک مزدور کی سی ہے جو مہینہ بھر مزدوری کرتا ہے اور آخر میں اپنی اجرت پاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر ہم اللہ کی عبادت کرتے رہیں اور اسی کی توفیق سے اس کی فرمانبرداری کے راستے پر چلتے رہیں تو یقیناً وہ ہمیں بھی آخرت میں بدلہ عطا فرمائے گا۔ اچھے کاموں کا اچھا بدلہ اور برے کاموں کا برا بدلہ۔

Marfat.com

اے میری عزیزو: اپنے تمام معاملات فرامین الٰہی اور سنن رسول ﷺ کی روشنی میں سرانجام دیا کریں اور اپنے کندھوں پر بھاری بوجھ نہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے سامان دنیا کو بہت تھوڑا اور گھاٹے کا سودا بتایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو ماریں گے، دوسرے وہ عورتیں جو لباس تو پہنتی ہوں گی مگر ننگی ہوں گی۔ اپنی طرف مائل کرنے والیں اور خود مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو دور سے آتی ہوگی۔''

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء)

آرائش وزیبائش کا جو مقصد اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے ''مائل ہونا اور مائل کرنا'' کس قدر افسوسناک اور رائیگاں ہے۔ زندگی کی یہ نعمت اتنی ارزاں تو نہیں کہ اسے ایسے کاموں میں خرچ کیا جائے۔ یہ تو ایک بلند مقصد کی خاطر ودیعت کی گئی ہے۔ اور وہ ہے رضائے الٰہی کا حصول۔

دورِ حاضر میں کچھ بھی ہمارا اپنا نہیں، سب کچھ مانگے کا ہے، کچھ یہودیوں کا، کچھ عیسائیوں کا اور کچھ ہمسائے میں بستے ہندوؤں کا۔ آج مسلمان ہونے کے باوجود ہماری تعلیمات اور اسلامی اقدار و ثقافت کو وہ مقام حاصل نہیں جو پہلے زمانے میں تھا۔ زوال ہمارا گھیراؤ کئے ہوئے ہے۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ زوال شروع کہاں سے ہوا؟ جب خود اپنوں نے اپنی اقدار و روایات کا مذاق اڑایا، بے عملی سے اپنا ورثہ بے رنگ کر دیا، اپنی ثقافت چھوڑ کر دوسروں کی دریوزہ گری شروع کر دی۔۔۔۔

یاد رکھیے ہمارے پاس دین الٰہی کا قیمتی سرمایہ موجود ہے جو رب العالمین کی طرف

Marfat.com

سے ہمیں ملا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (المنافقون:۸)

''اور اللہ اور اس کے رسول اور ایمان داروں کے لیے ہی عزت ہے۔''

جو بھی کسی مسلمان مرد یا عورت کا تمسخر اس وجہ سے کرے کہ اس نے شریعت کو اپنانے کی کوشش کی ہے تو ایسا مذاق کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے اور قابل گرفت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ○﴾

(التوبہ:۶۵۔۶۶)

''آپ فرمایئے (گستاخو!) کیا تم اللہ سے اور اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے مذاق کرتے تھے؟ اب بہانے مت بناؤ، تم نے کفر کیا ہے ایمان لانے کے بعد۔ ہم اگر ایک جماعت سے درگزر کریں گے تو دوسری کو عذاب ضرور دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہے۔''

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک بار مدینہ منورہ آئے، آپ کے ہاتھوں میں بالوں کا ایک چٹلا تھا، آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اہل مدینہ! کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے اور فرماتے:

''بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس قسم کی چیزیں اپنانا شروع کر دیں''۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم)

سوچئے کہ کپڑے کی ذرا سی دھجی یا بالوں کی چھوٹی سی کچھی کا ایک قوم کے زوال سے کیا تعلق؟ فرمان رسالت مآب سو فیصد سچ ہے۔

Marfat.com

اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں میں بننے سنورنے کا شوق اتنا بڑھا کہ ہر حد پھلانگ لی، رفتہ رفتہ مرد وزن سب اسی شوق کے اسیر ہوئے اور آخر کار ایک زندہ قوم نابود ہوگئی۔

ذرا دھیان کیجئے! کہیں آج ہمارا مرض بھی یہی تو نہیں ۔۔۔۔؟

ایک مسلمان زمین پر اہل دنیا کی امامت، حق کی شہادت اور خیرِ امت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اس سندِ امتیاز اور شرف و مجد کو قائم رکھنے کے لیے سخت جدو جہد کرنا ہوگی اور ہر قسم کی قربانی دینا ہوگی۔ ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں دیتے ہوئے، اس بارگاہ صمدیت میں عرض کناں ہیں کہ ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں کی جماعت میں داخل فرمائے جو قرآن مجید کو پڑھتے، سنتے، سمجھتے اور بہترین طریق پر اس کی پیروی کرتے ہیں۔

❁ فرزانہ نے سوال کیا کہ وہ کون سے طریقے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ایک مسلمان عورت اپنی زیب وزینت قرآن وسنت کے معیار کے مطابق کر سکتی ہے۔

خالہ جان: عزیزانِ من! اسلام ایک ایسا منفرد دین ہے جو انسان کو صرف اللہ کے قرب کے ہی آداب واطوار نہیں سکھاتا بلکہ حسنِ معاشرت، آدابِ تمدن اور جسمانی نظافت وضروریات کا بھی مکمل نظام دیتا ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کو ایسا سلیقہ سکھاتا ہے جس میں ایک جداگانہ وقار اور تہذیبی شائستگی نمایاں ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسا حلیہ یا انداز اپنانے سے منع فرمایا ہے جو مضحکہ خیز بن جائے۔ شدت جذبات میں بھی انسان کی حالت باوقار اور تہذیب وشائستگی کی حدود میں رہے، یہی شخصیت وکردار کی پختگی کا ثبوت ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"سادگی ایمان سے ہے۔" (سنن ابی داؤد)

کسی چیز کو اس کی اصل حالت پر برقرار رکھنے کا نام سادگی ہے۔ یعنی جس نے سادگی کو ایمان سے [illegible] جزوِ ایمان کے معاملے میں کوئی مسلمان کیسے بیگانہ رہ سکتا ہے؟

Marfat.com

حدیث پاک کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب حضرت معاذ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

''معاذ! عیش کوشی سے بچنا، اللہ کے بندے عیش کوش نہیں ہوتے''

تاریخ گواہ ہے کہ ایک سچا مسلمان حق کی سربلندی کے لیے ہمہ وقت مصروف جہاد رہتا ہے۔ آج کے انسان کے پاس راحت وآسائش کی ہر چیز دستیاب ہے مگر سکون عنقا ہے جس کی واحد وجہ یہ ہے کہ انسان نے دولت اوران آسائشوں کو ہی مقصود حیات سمجھ لیا ہے۔

پیارے آقا کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی کے سکون واطمینان کا جو نسخہ بتایا ہے وہ نہایت مجرب ہے، ہم اسے آزما کر تو دیکھیں! فرمایا:

''سیدھے سادے رہو، میانہ روی اختیار کرو، ہشاش بشاش رہو'' (مشکوٰۃ)

اسلام کا تصور معیشت تو یہ ہے کہ سامانِ دنیا کی زیادتی کا نام مالداری نہیں بلکہ دل کے غنا کا نام مالداری ہے، (صحیح مسلم)

بندہ مؤمن کی زندگی سامانِ آسائش کا حصول نہیں بلکہ حقِ بندگی کی ادائیگی ہے۔

بعض لوگ بے جا آرائش وزیبائش کا جواز قرآن پاک کی اس آیت سے لیتے ہیں۔

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾

(الاعراف؛۳۲)

''کہہ دیجیے: کس نے حرام کیا اللہ کی بنائی ہوئی زینت کو اپنے بندوں کے لیے۔''

درحقیقت اللہ تعالیٰ نے سامانِ زیست انسان کی ضرورت کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہر اچھی اور خوب صورت چیز دل کو بھاتی ہے، ہر چیز بطور ضرورت پہلے اور بطور زینت دوسرے نمبر پر ہے۔ زینت وہی درست ہے جس کا جواز سنت رسول ﷺ سے ملتا ہے۔ یعنی لباس کا تقاضا ستر پوشی ہے۔ اس کے بعد زینت وجمال۔ اگر ستر کے تقاضے پامال کر کے جمال ہی کو مدنظر رکھا جائے تو لباس کے مقصد سے انحراف ہے۔

Marfat.com

آرائش وزیبائش کے ضمن میں یہ حدیث بھی پیش کی جاتی ہے۔

اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَال (صحیح مسلم)

''اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''

بلاشک وشبہ فطرت حسین ہے، حسن پسند ہے۔ یہ تصور بہت اچھا ہے لیکن دھیان یہ کرنا ہے کہ فطرت اپنے ذاتی حسن و جمال کی بنا پر حسین ہے نہ کہ کسی بیرونی ذریعے کی مدد سے۔ حضرت علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

ضرورت کیا مری مشاطگی کی حسنِ معنی کو
فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنا بندی

ذوق جمال بجا ہے لیکن ایسی وضع قطع جس سے اعضائے بدن جھلکیں، ایسی تراش خراش جو بدن کو مزید نمایاں کرے، ایسی چمک دمک جس پر بے اختیار نظریں گڑ جائیں، خوشبوؤں میں گندھی ہوئی غازہ و پوڈر کی تہیں جو گزر جانے کے بعد بھی اپنی موجودگی کا پتہ دیتی رہیں۔۔۔؟ اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔

پیاری بچیو! عورت کے لیے بناؤ سنگھار کی کافی گنجائش موجود ہے لیکن کب؟ غیر شادی شدہ کے لیے پابندی کڑی ہے، البتہ شادی شدہ کے لیے جب شوہر موجود ہو اور یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی بیوی اس کی خاطر زیب و زینت کرے تو حدِ اعتدال پر رہتے ہوئے اسکے لیے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تکلف اور تعیش کو اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی پسند نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے:

''جس شخص نے وسعت قدرت کے باوجود عاجزی کی غرض سے سادگی اختیار کی، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن شرافت اور بزرگی کا لباس پہنائے گا۔''

(سنن ابی داؤد)

جذبۂ آرائش اور ذوقِ خوشنمائی ہمیشہ سے انسانوں میں موجود رہا ہے یہ ایک فطری چیز

Marfat.com

ہے اور ایک حد تک قابل تحسین بھی۔

جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔''

ایک آدمی نے حضور رسالت مآب ﷺ سے عرض کیا:

انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کا جوتا اچھا ہو اور کپڑے اچھے ہوں، تو کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ غرور و تکبر تو یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے اور لوگوں کو حقیر جانے۔ (صحیح مسلم)

گویا نفاست، طہارت اور حسن و خوبی کو مالک کائنات بھی پسند کرتا ہے۔ ایسا مزاج صرف پہننے، اوڑھنے میں ہی نہیں بلکہ حقوق العباد میں بھی کمال نفاست کا اہتمام ہونا چاہیے۔

جسمانی زیب و زینت بھی جمال کا حصہ ہے ہاں اصل جمال وہ ہے جو مستقل کسی شے کا حصہ ہو جیسے اخلاق حسنہ سے اپنے مزاج کو آراستہ کرنا۔

اعمال کا بھی ایک حسن و جمال اور آرائش و زیبائش ہے جو صالحیت ہے۔ قرآن حکیم اس تذکرے سے بھرا پڑا ہے اور اعمال صالحہ پر اسوۂ رسول کی مہر ثبت ہے۔ نفس کا جمال و آرائش تقویٰ ہے۔ جس کے بارے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی ۝ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ۝﴾ (اللیل)

''جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلی باتوں کی تصدیق کی تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔''

یہ آیات مبارکہ نفس کے لازوال حسن و جمال کا پتہ بتا رہی ہیں جس کا انعام اس سے اگلی آیات میں بیان ہو رہا ہے:

﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۝ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۝ وَ

مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾﴾ (اللیل)

"اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس (آگ) سے دور رکھا جائے گا، جس نے پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیا، اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا، جس کا وہ بدلہ چکاتا۔ اس نے تو محض اپنے رب برتر کی رضا کے لیے مال خرچ کیا اور جلد ہی وہ خوش ہو جائے گا۔"

حدیث شریف ہے:

مِنْ حسنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ (سنن ابی داؤد)

"کسی انسان کے اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ لا یعنی باتوں کو ترک کر دے۔"

لا یعنی سے مراد تمام غیر ضروری امور ہیں۔ خواہ وہ گفتگو ہو، اشیاء ہوں، سفر و قیام ہو، وقت گزاری ہو، آرائش و زیبائش ہو یا سوچیں ہوں۔ اپنے دین کو حسن و خوبی سے آراستہ کرنے کے لیے تمام غیر ضروری کام چھوڑنے ضروری ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو اپنی شکل و صورت اور ظاہری ہیئت میں نمایاں اور ممتاز رہنے کی ترغیب دی ہے: چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جانے والے ہو، اپنی زین کو درست کر لو اور اپنے لباس کو اچھا بنا لو، تا کہ تم لوگوں میں سب سے نمایاں اور ممتاز نظر آؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی عمداً ایسا کرنے کو پسند فرماتا ہے"۔ (سنن ابی داؤد)

جب تک حسن و جمال کا اظہار، افراط کی حدوں کو نہ چھوئے وہ پاکیزہ اور جائز ہوگا جسے اللہ نے پسند کیا ہے۔

وضع و قطع ایسی ہو جو ستر کے تقاضے پورے کرے۔ مرد عورتوں سے اور عورت مردوں سے مشابہت اختیار نہ کریں۔

Marfat.com

قیمتی اشیاء کا استعمال بشرطیکہ آپ کی پہنچ میں ہوں معیوب نہیں۔

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے:

''جو چاہو پہنو، جو چاہو کھاؤ جائز ہے جب تک دو باتیں نہ ہوں اسراف اور تکبر''(صحیح بخاری)

اب آپ کی خواہش کے پیش نظر خواتین کے مشروع زیب و زینت کو بیان کرتی ہوں، امید ہے آپ بآسانی سمجھ جائیں گی۔

خواتین جو جمال و رعنائی کا پیکر ہیں، جن سے ان کے شوہر اور اعزہ واقربا دلی سکون پاتے ہیں، جن کی صحبت اثر انگیز ہے، جن سے زندگی میں مسرت، سرور، انس اور لطف اندوزی ہے ۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں
اقبالؒ

بناؤ سنگھار کرنا خواتین کا حق بھی ہے اور فطری تقاضا بھی، درون خانہ ہر قسم کا بناؤ سنگھار کر سکتی ہیں۔ خیال رہے کہ جسمانی تخلیق میں تبدیلی کرنے والی زینت سے منع کیا گیا ہے۔ جیسے ابرو بنانا، ناخن بڑھانا، جھریاں ختم کرنا، بال کاٹنا، رنگ وروغن سے قدرتی رنگ و روپ کو چھپانا وغیرہ۔

جسم کے اعضاء کی بغیر کسی جسمانی تبدیلی کے آرائش کرنا یا عضو یاتی تقویت پہنچانے والی اشیاء کا استعمال جائز ہے بلکہ تاکید کی گئی ہے اور ہمارے نبیٔ رحمت ﷺ کی سنت بھی ہے۔ مثلاً سرمہ لگانا، کنگھی کرنا، عورت کے لیے ہلکی خوشبو کا استعمال، مسواک کرنا، بال لمبے کرنے کے لیے مختلف اشیاء کا استعمال، جیسے شیمپو، تیل وغیرہ۔ موسمیاتی شدت سے چہرے کی جلد کو بچانے کے لیے لوشن، کریم کا استعمال وغیرہ۔ مگر دھیان رہے زیب وزینت کے لیے ایسی مصنوعات کا استعمال بالکل جائز نہیں جن میں اسلام کی حرام کردہ اشیاء شامل

Marfat.com

سے کسی کی آمیزش ہو جیسے سور کی چربی، الکحل وغیرہ۔

ایسی آرائشی اشیاء جن سے بدن پر تہہ جم جائے، استعمال نہ کیجئے جیسے لپ اسٹک اور نیل پالش۔ آج کل مہندی کے نام پر مختلف رنگ ہاتھوں پر جمانے کے لیے بازار میں دستیاب ہیں۔ ان سے طہارت کی شرائط پوری نہیں ہوتیں۔ میل کچیل سے اٹے رہنا، نفاست وطہارت کے خلاف اور انسانی صحت کے لیے مضر ہے، اس سے اجتناب کیجئے۔

زیورات کے بے جا استعمال اور نمائش سے بچیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ بجنے والے زیورات (جھانجھن) پہننے والیوں کی قوم کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ (کنز العمال)

ایک مرتبہ ایک لڑکی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بجنے والے زیورات پہنے ہوئے آئی تو آپ نے آواز سنتے ہی ارشاد فرمایا:

"اسے میرے پاس نہ لانا جب تک اس کے زیورات کاٹ نہ ڈالو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جس گھر میں گھنٹی، گھنگرو یا بجنے والی چیزیں ہوں اس میں فرشتے نہیں آتے۔" (سنن ابی داؤد)

زیور اور بناؤ سنگھار نسوانی حسن کا مظہر ہے بنیادی ضرورت نہیں، اگر میسر نہ ہوں تو احساس کمتری میں نہ آئیں۔

ہر شے میں سادگی کا خیال رکھیں

کپڑے اور استعمال کی دیگر اشیاء کے انتخاب میں نفاست پسندی کو اسراف تک نہ لے جائیں۔ بالخصوص آنے جانے کے لیے سادہ لباس پہنئیں۔

باہر نکلنے کے لیے آواز دار، شوخ رنگ، اونچی ایڑی والے جوتے نہ پہنئیں ورنہ لوگوں کی نظریں اٹھیں گی۔

برقع یا چادر نسوانی زینت کو چھپانے کے لیے ہوتا ہے اس لئے شوخ اور ایسے ڈیزائن والا نہ ہو کہ پردے کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔ گھر کی چاردیواری میں شادی شدہ عورتیں اپنے

Marfat.com

شوہر کے لیے جائز زیب وزینت سے آراستہ ہو کر رہیں۔ معاشرے میں اثر ورسوخ کی حامل خواتین سادگی اختیار کریں اور شعائرِ اسلام کو اپنائیں کہ دیگران کی پیروی میں ایسا کریں گی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ خواتین میں بناؤ، اتراؤ کا شوق مردوں سے زیادہ ہے۔ اس جذبے کی تسکین کے لیے ہی خواتین آرائش وزیبائش کے تمام طریقے اختیار کرتی ہیں، خواہ اس کے لیے کتنے ہی جتن کرنا پڑیں۔ لباس کے ساتھ ہم رنگ جوتے، پرس، جیولری اور نہ جانے کیا کچھ۔۔۔۔! ہر آئے روز بدلتے فیشنوں کا ساتھ دینے کے لیے لباس کا انتخاب، لیسوں کا چناؤ اور کڑھائی کے لیے بازاروں کے چکر پر چکر، درزیوں کے ہاتھوں سلائی کے لیے بے پردگی۔ ایسے کتنے ہی کام ہیں جن سے ہم سب بخوبی واقف ہیں۔

وقت کے بدلتے رواجوں کا ساتھ دینے کے لیے اپنے بجٹ پر اضافی بوجھ، منفرد نظر آنے کا شوق، اس ساری کاوش کے پیچھے داد وصول کرنے کی تمنا۔ یہ سب تو شیطان چاہتا ہے اور ہم اس کے ہاتھوں کھلونا بن کر خوب اس کی کامیابی کا سامان کر رہی ہیں۔

موسم بدلا، رواج بدلا نتیجتاً لباس و پیراہن بدلا، ایک ہی طرح کے لوگوں میں دوبارہ ملاقات پر اسی لباس کا استعمال حقیر جاننا۔ یہ سب نری حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

آیئے ذرا آپ کو ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مقدس اور عفت مآب زندگی کے چند پہلوں دکھائیں:

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی آیا اور آپ کے پاس آپ کی ایک باندی بیٹھی ہوئی تھی جس نے پانچ درہم مالیت کی ایک قمیص پہنی ہوئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس آدمی سے کہا: ذرا میری باندی کی طرف دیکھو کہ یہ اس قمیص کو گھر میں بھی پہننے کے لیے راضی نہیں، حالانکہ حضور رحمت عالمیان ﷺ کے زمانے میں میرے پاس ایسی ہی ایک قمیص تھی، تو مدینہ میں جس عورت کو بھی سجایا جاتا تھا وہ آدمی بھیج کر مجھ سے یہ قمیص عاریتاً لے لیا کرتی تھی۔ (صحیح بخاری)

Marfat.com

آپ کی تابندہ سیرت کا ایک اور واقعہ ملاحظہ کیجئے:

حضرت کثیر بن عبید کہتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ذرا ٹھہرو میں اپنا پھٹا ہوا کپڑا سی لوں (پھر تمہاری بات سنتی ہوں) میں نے کہا: اے ام المؤمنین! اگر میں باہر جا کر لوگوں کو بتاؤں (کہ ام المؤمنین تو اپنا پھٹا ہوا کپڑا سی رہی ہیں) تو وہ سب اس معاملے کو کنجوسی شمار کریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو اپنا کام کر جو پرانا کپڑا نہیں پہنتا اسے نیا کپڑا پہننے کا کوئی حق نہیں۔ (صحیح بخاری)

آج ہم خواتین اس شوقِ بے مایہ کے پیچھے کس قدر پاگل پن کا شکار ہیں؟ اپنی حالت اچھی بنا کے رہنا چاہیے تاکہ ہم سے ہمارے ساتھی گھن نہ کھائیں، پراگندہ حال رہنا تو کسی طور بھی اسلام کی تعلیمات میں نہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"میں نے دیکھا حضور ﷺ نے نئے کپڑے زیب تن فرمائے اور جب آپ نے قمیص پہن لی تو فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ (جامع ترمذی)

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔"

خود رب کریم نے بھی اپنی بارگاہ میں حاضری کے وقت یہ ترغیب دی ہے:

﴿یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف: ۳۱)

"اے اولادِ آدم اوقاتِ عبادت (لباس سے) زینت اختیار کیا کرو۔"

تفسیر قرطبی میں لکھا ہے:

محمد بن سیرین نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کے کچھ اصحاب آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ جب آپ ان سے ملنے باہر جانے لگے تو گھر میں موجود پانی کے ایک کوزے سے پانی لے کر آپ نے اپنے سر مبارک اور داڑھی کے بالوں کو درست فرمایا۔ میں نے عرض کیا:

حضور! یہ کیا؟

آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائیوں سے ملنے کے لیے باہر جائے تو اپنی حالت کو سنوار لے کیونکہ اللہ خوب صورت ہے اور حسین و جمیل معاملات کو پسند کرتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ ان امور میں مبالغہ کرنا اسلام کو پسند نہیں اور اپنی حالت کو قبیح بنا لینا بھی شیطان کے مشابہ ہے۔

حضور رحمت عالمیاں ﷺ نے پراگندہ حال اور میلے لباس کو دیکھ کر فرمایا گویا کہ وہ شیطان ہے۔ (سنن ابی داؤد)

کپڑے لٹکا کے چلنا فخر و غرور کی علامات بتایا گیا ہے اور ایسوں کو خوشبوئے جنت سے بھی محروم رکھا جائے گا۔

حضور نبی اکرم خلق مجسم ﷺ نے ظاہری ہیئت اور تزئین و آرائش کا جو نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہی مکمل ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ذات سے بے اعتنائی برتنے کو کبھی مستحسن نہیں کہا۔

اسلام اپنے ماننے والوں کے ہر کام میں میانہ روی کو پیش نظر رکھتا ہے اور امراء و غربا، عوام و خواص سب کے لیے اسے ہی معیار قرار دیتا ہے۔

ہمارے سب کام جس قدر بھی فتنے سے بچنے والے ہوں گے اسی قدر نفع دینے والے ہوں گے۔

ایک سمجھدار اور حساس خاتون پر یہ بات اب پوشیدہ نہیں رہی کہ اسے کیسی ہیئت میں رہنا ہے۔ اور اپنا مطمح نظر کن امور کو بنانا ہے؟ اسے اپنی اولاد کی صالح تربیت کی عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآہ ہونے میں اپنا آپ خرچ کرنا ہے تاکہ آنے والی نسلیں اسلام کی

Marfat.com

نشاۃ ثانیہ کا باعث بنیں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

مَنْ اِسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ

(الفردوس بماثور الخطاب، ج ۳، ص ۸۴۱۱)

''جس کے دو دن برابر گزرے وہ خسارے میں ہے۔''

یعنی وہ انسان جس نے اپنے علم، نیکی، تقویٰ و پرہیز گاری، اخلاق اور مالی معاملات میں کل کے مقابلے میں آج کوئی بہتری پیدا نہیں کی تو وہ گھاٹے میں ہے۔

سو ہر دم اپنی ذات پر ہی توجہ نہ ہو بلکہ ؏

''ہاتھ کار ول۔ دل یار ول''

ہونا چاہیے۔

رب کریم نے فرمایا ہے:

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝﴾ (الانشراح)

''جب فرصت کے لمحات میسر آئیں تو اپنے رب کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔''

قصہ مختصر یہ کہ بے جا آرائش ہو تو نمائش کی خواہش از خود زور پکڑتی ہے، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ غیر معمولی آرائش میں نمائش شامل نہ ہو۔ نمود ایک ایسا عمل ہے جو ہر عمل صالح کو مٹا دیتی ہے۔ نمائش ہوگی تو تمنائے حصول ستائش بھی ہوگی۔

نمود و نمائش کی عادت اپنے ساتھ کئی اور بیماریوں کو جنم دیتی ہے جس میں شہرت پسندی، غرور و تکبر، فخر و مباہات، دنیاوی متاع کی غلامی، ناجائز ذرائع آ. نی، حسد و کینہ، شیخی بگھارنا، بخل، اسراف، خود فریبی، جسمانی و اخلاقی بربادی اور سب سے بڑھ کر ذکر الٰہی سے غفلت۔ اور یہ سب امور رب رحمٰن کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں۔

میں امید کرتی ہوں کہ آپ پر یہ امر خوب واضح ہو گیا ہوگا کہ خود کو صاف ستھرا رکھنا،

Marfat.com

سلیقے قرینے سے رہنا نیز اپنے گھر کو بھی نفاست سے رکھنا اور حسن و جمال کو مدنظر رکھنا اچھی بات ہے لیکن آرائش، نمائش اور ستائش یہ باہم ضدین ہیں۔ بس خیال رہے کہ آرائش و نمائش کے بارے میں اسلام کے ارشادات واحکامات ملحوظ خاطر رہیں۔

دوسروں کے دل میں اپنی عزت و وقعت پیدا کرنے کے لیے ہم لوگ مصنوعی آرائش وزیبائش کا سہارا لیتے ہیں لیکن یہ سہارا بلند اخلاق واعمال کے مقابلے میں کاغذ کی ناؤ ثابت ہوتا ہے۔ انسان اس فریب میں مبتلا رہتا ہے کہ وہ بلند مرتبہ، صاحب حیثیت اور بڑا معزز ہے۔ جبکہ جھوٹی شہرت کا ساز وسامان رخصت ہوتے ہی عزت وحشمت کا بلند مینار زمین بوس ہو جاتا ہے۔ مگر ایمان اور اعمال صالحہ کی بدولت انسان ہمیشہ آسمان رفعت کا ستارہ بن کر چمکتا ہے۔ دنیا جانتی ہے عرب کے رؤسا کے کروفر اور ان کے نام ونشان تک مٹ گئے اور بوریا نشین آج بھی مسندِ عزت وعظمت پر جلوہ گر ہیں۔

اسلام اپنے دامن کو کشاکشِ حیات سے بچ کر زندگی گزارنے کا درس نہیں دیتا۔ یہ رہبانیت ہے کہ انسان نفسانی خواہشات اور اس کے محرکات سے مکمل قطع تعلق کرلے، دنیا کی ہر شے اور کام کو اپنے اوپر حرام کرلے، لیکن اسلام رہبانیت کے مقابلے میں زہد کی صفات انسان میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ زہد کی تعریف یہ ہے کہ تمام کام جو دنیوی لذتوں میں ملوث کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں انہیں اختیار کیا جائے جیسے لباس پہننا، کھانا، پینا، لوگوں سے میل جول، حقوق و فرائض کی ادائیگی، کسب معاش، گھر بنانا اور بسانا، مگر ان سب امور کے پیش نظر، رضائے الٰہی، فکر آخرت اور ان تمام معاملات کو دائرہ اسلام کے اندر رہتے ہوئے سرانجام دیا جائے۔

سورۃ الجاثیہ، آیت: ۲۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴾

Marfat.com

''ذرا اس کی طرف دیکھو جس نے بنالیا ہے اپنا خدا اپنی خواہش کو اور گمراہ کر دیا ہے اسے اللہ نے باوجود علم کے اور مہر لگا دی ہے اس کے کانوں اور اس کے دل پر اور ڈال دیا ہے اس کی آنکھوں پر پردہ۔ پس کون ہدایت دے سکتا ہے اسے؟ اللہ کے بعد۔ (لوگو!) کیا تم غور نہیں کرتے؟''

اللہ نے اپنی لاریب کتاب میں جن عورتوں کی تعریف کی ہے ان کی صفات تو یہ بتائی ہیں:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِينَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِينَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِينَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِينَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِينَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصّٰٓئِمِينَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِينَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَّالذّٰكِرٰتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيمًا۝﴾ (الاحزاب:۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں، خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں، تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان سب کے لیے مغفرت اور اجر عظیم۔''

یعنی اللہ کے ہاں مقبول عورتوں کی صفات یہ ہیں: مسلمان، مومن، فرمانبردار، سچ بولنے والیاں، صبر کرنے والیاں، عاجزی کرنے والیاں، خیرات کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، عصمت کی حفاظت کرنے والیاں اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والیاں۔

[illegible] اپنا کر اللہ کی

بارگاہ سے مغفرت اور اجر عظیم کی مستحق قرار پائیں یا عشوہ و ناز، غمزہ و ادا کے ذریعے لعنت کی حق دار ٹھہرائی جائیں اور جہنم کا ایندھن بنیں۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝﴾ (آل عمران:۸)

"اے ہمارے رب نہ ٹیڑھے کر ہمارے دل اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور عطا فرما ہمیں اپنے پاس سے رحمت بے شک تو ہی سب کچھ بہت زیادہ دینے والا ہے۔"

غزالہ کی امی اب تک کی نشست میں ہونے والی گفتگو سے بڑی متاثر ہوئیں اور انہوں نے سعدیہ کی خالہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے قرآن و سنت کی تعلیمات بیان کر کے ان پر جاہلیت کا پڑا ہوا پردہ سرکا دیا۔ اب چونکہ رات ہو رہی تھی اور سعدیہ اور خالہ کو گھر واپس جانا تھا تو غزالہ کی امی نے سعدیہ کی خالہ سے گزارش کی کہ وہ رسم مہندی کے لیے کیے گئے انتظامات کو ان رسومات کی بجائے ایک حلقہ درس میں بدل دینے کا عزم رکھتی ہیں۔ لہٰذا آپ تشریف لا کر سب خواتین اور نوجوان بچیوں کو فیشن پرستی ترک کرنے اور اسوہ حسنہ کو اپنانے کی ترغیب دینے کے لیے اس موقع پر تشریف لائیں۔

خالہ جان نے انہیں یقین دہانی کرواتے ہوئے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں ضرور شریک محفل ہوں گی اور اللہ سے توفیق طلب کرتی ہوں کہ وہ مجھ ناتواں کے ذریعے دعوت حق کا فریضہ ادا کروائے۔

سعدیہ اور خالہ کے چلے جانے کے بعد اب گھر کا ماحول یک دم تبدیل ہو چکا تھا۔ جس گھر میں پہلے ایک ہنگامہ برپا تھا، وہاں اب ہر کوئی اس فکر میں تھا کہ کیسے اپنے ماضی کو حال میں اچھے اور نیک اعمال سے دھو ڈالے۔ سب سے زیادہ تو غزالہ کی طبیعت خوشگوار ہوئی، جسے پہلے وحشت نے گھیر رکھا تھا، مگر اب وہ مطمئن تھی اور کل صبح کی آمد سے [illegible] تھی، کیونکہ اب اس کی ماں، بہنیں اور بھابیاں [illegible]

تائب نظر آ رہی تھیں۔ سب سے بڑھ کر تو غزالہ کو اس بات کی ایک ان دیکھی خوشی ہو رہی تھی اور اس کا انگ انگ مسرور تھا کہ اس نے اپنے رب کو پکارا اور سوہنے رب نے کیسے اس کی بات سن لی اور اس کی امداد فرمائی۔ کیوں نہ ہو جب کوئی سوال کرنے والا اسے پکارتا ہے تو وہ ضرور سنتا ہے اور وہ بے حد قریب بھی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ لا فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ○﴾ (البقرہ:۱۸۶)

"اور جب پوچھیں آپ سے (اے میرے حبیب ﷺ) میرے بندے میرے متعلق تو (انہیں بتاؤ) میں (ان کے) بالکل نزدیک ہوں، قبول کرتا ہوں دعا، دعا کرنے والے کی جب وہ دعا مانگتا ہے مجھ سے۔ پس انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور ایمان لائیں مجھ پر تا کہ وہ کہیں ہدایت پا جائیں۔"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ (النمل:٦٢)

"بھلا کون قبول کرتا ہے ایک بے قرار کی فریاد جب وہ اسے پکارتا ہے اور کون دور کرتا ہے تکلیف کو؟"

حالت اضطرار اور بے چینی میں خالص ہو کر اس کی طرف رجوع کرنے والے پر وہ یوں ہی اپنی لطف بھری توجہ فرمایا کرتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں سے کتنا پیار کرتا ہے اور کس قدر ان کا خیال رکھتا ہے؟ بس ایک پکار پر اس نے کیسے غزالہ کے دل کی سن لی...... شرط صرف اتنی ہے کہ پوری سچائی کے ساتھ اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ ہم ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھیں تو وہ دو ہاتھ ہماری طرف بڑھتا ہے۔ ہم ایک قدم بڑھائیں تو وہ دو قدم بڑھتا ہے ہماری طرف چل کر آتا ہے تو اس کی رحمت دوڑ کر گلے لگاتی ہے۔ اور اگر ہم دوڑ کر

جائیں تو وہ یوں اپنے رحم و کرم کی چادر میں چھپا لیتا ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے لیتی ہے۔ آؤ! اپنے کریم رب کے راستے پر چل کر تو دیکھیں! زندگی گل و گلزار، آخرت کامیاب و کامران اور دین مقبول و معمور نہ ہو جائے تو کہنا......!!!

غزالہ سوچ رہی ہے کہ وطن عزیز میں ہر فرد، ہر جماعت اور ہر مذہبی حلقہ یہ مطالبہ تو بڑے زور و شور سے کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے لیکن نفاذ اسلام کے اصل سر چشمے سے سب بے خبر ہیں، سب کے سب اسی تمنا میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں کہ کوئی مسیحا آئے اور نظام اسلام نافذ کر کے ہمارے تمام مسائل و مصائب کا خاتمہ کر دے۔

آہ یہ کس قدر موہوم امید ہے۔ نفاذ اسلام کا عظیم الشان کام تو ہمیں خود کرنا ہے، اس لیے کہ ہمارا مقصدِ تخلیق ہی یہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذٰریٰت:٥٦)

"اور نہیں پیدا فرمایا میں نے جن و انس کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

نفاذ اسلام کے لیے ہمیں کسی خارجی طاقت کی نہیں، باطنی قوت کی ضرورت ہے جس کا اصل سر چشمہ ہماری ذات اور ہمارا گھر ہے۔ اگر بالخصوص ہم عورتیں دینی تعلیمات سے آشنا ہو جائیں تو ہماری گود میں پلنے والے بچے سچے اور کھرے مسلمان بن کر آسمانِ ہدایت پر جگمگائیں گے۔ اس طرح ہمارا معاشرہ خود بخود اعلیٰ اسلامی روایات کا نمونہ بن جائے گا اور فوز و فلاح کے برگ و بار لائے گا۔ اس کا واحد طریقہ یہی ہے کہ گھر گھر صحیح اور مستند دینی تعلیمات کے چراغ روشن کیے جائیں۔ تمام افراد معاشرہ بالخصوص خواتین کو علم دین کے زیور سے پوری توجہ اور اہتمام سے آراستہ کیا جائے اور اس پر عمل کی ترغیب دی جائے۔ آخر کو سعدیہ کی خالہ بھی تو ایک خاتون ہی ہیں۔ کتنا علم اور ادب رکھتی ہیں؟ تعلیم و عمل کی دولت سے بھی مالا مال ہوں گی [illegible]

میں خیر و برکت عطا کر اور مجھے بھی ان کے نقوشِ قدم پر چلا۔ آمین!

دن گزرنے کا پتہ بھی نہ چلا اور شادی کی تقریبات کا آغاز ہو گیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس دوران کسی قسم کی دینی مخالفت کی کوشش نہیں کی گئی اور سب اسی فکر میں رہے کہ ہر کام نیکی و تقویٰ والا ہو۔ اس صورت حال سے غزالہ کے ابو بہت خوش تھے کیونکہ ان کی اولاد جوان ہو کر انہیں بے چارہ کر گئی تھی۔ سعدیہ کی خالہ نے علم دین کے جو چراغ وہاں روشن کیے تھے، اب ان کی روشنی سے غزالہ کا گھر پوری طرح نکھر رہا تھا۔ اعزاو اقربا اور دوست، احباب کی آمد ہو رہی تھی، ایسے میں غزالہ کی خالاؤں، پھوپھیوں اور دیگر رشتہ دار خواتین نے اس کی والدہ کی کلاس لینا شروع کر دی کہ یہ کیا شادی والا گھر ہے، نہ گانا بجانا اور نہ ڈھول باجا بج رہا ہے اور یہ تم نے مہندی کی رسم کے لیے لڑکے والوں کو بھی منع کر دیا۔ کیوں آخر یہ شادی ہے یا غمی کا موقع ہے؟

غزالہ کی والدہ نے وضاحت و جواب دینے سے سب کو منع کر دیا اور ہر ایک کو یہی کہتی رہیں: بس کچھ دیر انتظار کیجئے۔ پہلے سب کو کھانا پیش کیا گیا کہ مہمانوں کی ضیافت (حد اعتدال میں) ہمارے دین کی خاصیت ہے۔ پھر سب مہمان خواتین میں اعلان کیا گیا کہ سب عورتیں گھر کے پیچھے بنے ہال میں تشریف لے چلیں۔ پروگرام وہیں ہوگا۔ غزالہ کی قریبی عزیز خواتین حیرت اور تجسس کے مارے اس کی والدہ کے سر ہو گئیں کہ انہیں بتایا جائے اصل ماجرا کیا ہے؟ کہیں ۔۔۔۔۔ اخدا خیر کرے! غزالہ کی امی نے جواباً کہا: ارے نہیں نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا کرم فرمایا اور ہمیں سیدھے راستے کی طرف روشنی عطا کر دی۔ بس یہ اسی روشنی کا اجالا ہے کہ آج یہاں رقص و سرود اور بے ہنگم اچھل کود کی بجائے آپ تمام لوگوں کو بھی اس روشنی کی کرنیں بانٹی جائیں گی۔

اب رہی یہ بات کہ لڑکے والوں کو کیوں نہیں مدعو کیا گیا تو الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس [illegible] مزاج [illegible] ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ [illegible] ہیں۔ گویا [illegible] روح

ویسے فرشتے، تو ماشاء اللہ ہمارا ہونے والا داماد ''عبداللہ'' بھی اپنے گھر والوں کو مروجہ خرافات سے روکنے کے لیے کوشاں تھا مگر کچھ خاص کامیابی نہ پا سکا، تب میں نے اسے بھی اپنی غزالہ کی سہیلی سعدیہ کی خالہ سے رابطہ کرنے اور انہیں اپنے گھر کی خواتین پر قرآن و سنت کی تعلیمات کھول کر بیان کرنے کی ترکیب بتائی۔ مقام شکر ہے کہ اللہ نے ہمیں اور ہماری اولاد کو اس نیک عورت کے ذریعے سے ہدایت کا نور بخشا اور نافرمانی کے اندھیروں میں ڈوبنے سے بچا لیا۔ جلد ہی سعدیہ کی خالہ محترمہ، ایک دفعہ پھر ہم سب کو تعلیم دیں گی۔

غزالہ کی والدہ کے منہ سے یہ باتیں سن کر خواتین کا تجسس مزید بڑھ گیا اور وہ سب بھی شدت سے انتظار کرنے لگیں کہ ایسی کونسی باتیں ہیں کہ جنہیں جان کر یہ لوگ ایسے بدل گئے ہیں۔

گھر کے تہہ خانے میں بنے بڑے سے ہال میں سب خواتین خوب زور و شور سے صورت حال اور اہل خانہ پر تبصرے کرنے میں مصروف تھیں کہ غزالہ اپنی والدہ اور سعدیہ کی خالہ کے ساتھ ہال میں داخل ہوئی۔ سب عورتیں متوجہ ہوئیں کہ اب مہندی کی رسمیں ادا کی جائیں گی۔ ایسے میں غزالہ کی والدہ آگے بڑھیں اور انہوں نے سب مہمان خواتین سے کہا: آج کے اجتماع میں آپ سے چند اہم اور نہایت ضروری باتیں کرنی ہیں۔ دشمن کا ایک بہت بڑا لشکر ہم پر چڑھائی کر رہا ہے اور ہمیں اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دینی ہے۔ دشمن کے لشکر اور اس کے حملوں کے بارے میں ہمیں آگاہ کرنے کیلئے میری عزیزہ سعدیہ کی خالہ محترمہ سے گزارش ہے کہ وہ تشریف لائیں اور ہمیں دشمن اور اس کے حواریوں بارے خبر دیں اور بچاؤ کے طریقے تعلیم فرمائیں۔ خالہ جان نے اپنی بات کا آغاز غزالہ اور اس کے ہونے والے شوہر کے لیے تعریفی کلمات سے کیا۔

عزیز سامعات!

سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جو شخص [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] پر پوری سچائی کے ساتھ چلنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی [illegible]

Marfat.com

ہے؟ قرآن حکیم کی سورۃ النجم، آیت نمبر ۳۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہر انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے'' چنانچہ غزالہ نے جب خلوص دل کے ساتھ اس کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ہدایت کی راہیں کھول دیں اور اس راہ پر چلنا آسان کر دیا اور اس کے ذریعے سے اس کے گھر والوں نیز ان لوگوں کو جن کے گھر کا یہ چراغ بننے جا رہی ہے ان کو بھی ہدایت کا نور عطا فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ کو یہاں وہ روایتی ہنگامہ اور شور و شغب نہیں سنائی دے رہا جو ایسے مواقع کا خاصہ ہوا کرتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جب انسان اپنے رب کریم کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ رحمٰن و رحیم اسے قبول فرما کر اپنی تائید و حمایت عطا کرتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ ﴾ (سورۃ الطلاق: ۲۔۳)

''اور جو (خوش بخت) ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے، بنا دیتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کا راستہ اور اسے (وہاں سے) رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو (خوش نصیب) اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اس کیلئے وہ کافی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ مقرر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ۔''

یعنی جو احکامات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بیان کیے ہیں، اگر انسان ان کی پیروی پورے خلوص نیت سے کرے تو اللہ تعالیٰ ان مشکلات (جو شیطان اور نفس

Marfat.com

امارہ، عمل کی راہ میں پیدا کر دیتے ہیں) سے نجات کی ضرور بالضرور کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دے گا اور اس کا یہ وعدہ عام ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

''اللہ کے حبیب ﷺ مجھے یہ آیت سناتے رہے اور جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا اے ابوذر! اگر سارے لوگ اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو یہ آیت ان سب کے لیے کافی ہو جائے''۔

ہماری حالت کتنی عجیب ہے؟ عام حالات میں تو ہم پھر بھی کچھ نہ کچھ احکام شریعت کی پاسداری کرتے ہیں لیکن جب ایسے مواقع آتے ہیں تو گویا ہم سے سب فرائض و واجبات اور حلال و حرام کی تمیز ساقط ہو جاتی ہے اور ہم بری طرح نفس کے فریب اور شیطان کے دھوکے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ زندگی کا افق برائی و بے حیائی کے ابر سے آلودہ ہو جاتا ہے، ناکامیاں اور رسوائیاں انسان کا مقدر بن جاتی ہیں۔ شادی کے بعد زندگی کا ایک نیا عہد شروع ہوتا ہے، اس میں روز اول سے ہی مشکلات پیدا ہونے لگتی ہیں اور نتیجتاً خاندان بھر کے لیے مسائل کا باعث بنتی ہیں۔

اس کے برعکس جو لوگ اپنے دل میں اللہ کا خوف محسوس کرتے ہیں، جن کاموں سے اس نے روکا ہے، بھولے سے بھی ان کے قریب نہیں جاتے، تقویٰ اختیار کرتے ہوئے بڑی استقامت اور جواں مردی سے ان احکامات کی بجا آوری کرتے ہیں اور اپنے ہر کام میں پورے صدق دل سے رضائے الٰہی کا خیال رکھتے ہیں۔ ان پر اللہ کا خاص فضل و کرم ابر باراں بن کر برستا ہے۔ اس رحمٰن و رحیم رب کا دست کرم آگے بڑھ کر ان کی چارہ سازی کرتا ہے۔ اس کی چشم رحمت ان کی بگڑی بنا دیتی ہے۔ وہ اپنے خزانوں کے منہ کھول دیتا ہے۔ دنیا و آخرت کی مشکلات سے نجات کے اسباب پیدا کر دیتا ہے اور ان کو وہاں سے رزق مہیا کرتا ہے جہاں سے ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

میں اس موقع پر غزالہ بیٹی کی مثال آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں۔ جب اس نے صدقِ دل سے راہ ہدایت پر چلنے کی کوشش کی، تو اللہ نے اسے تمام خرافات و منکرات، اور نافرمانی و پشیمانی سے مامون کر دیا اور ہاں یہاں یہ بات ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس کی حق پرستی کے باعث اللہ نے اس کے ساتھ اپنا یہ وعدہ بھی پورا فرمایا:

﴿اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ﴾ (النور:۲۶)

"بری عورتیں برے مردوں کے لیے اور برے مرد بری عورتوں کے لیے ہیں، پاک (دامن) عورتیں پاک (دامن) مردوں کے لیے اور پاک (دامن) مرد پاک (دامن) عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ مبرا ہیں ان (تہمتوں) سے جو وہ (ناپاک) لگاتے ہیں۔ ان کے لیے ہی (اللہ کی) بخشش اور عزت والی روزی ہے۔"

اللہ کریم نے غزالہ کی فکری و عملی پاکیزگی کو شرف بخشتے ہوئے، اسے زندگی کا ساتھی بھی ایسا ہی عطا فرمایا۔ عبداللہ بیٹے نے بھی مجھ سے رابطہ کیا۔ جب میں نے اس کی فکر و عمل کو دیکھا تو میرا سر خود بخود سجدے میں گر گیا، یقیناً اللہ کا ہر وعدہ سچا ہے۔

آپ سب خود مشاہدہ کیجیے: غزالہ نے اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرنے سے خود کو بزور کوشش و اہتمام بچایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے نیک فطرت، ہم مزاج اور طبعی مناسبت رکھنے والا شوہر عطا کیا۔ پس ہم جیسے خود ہوں گے ویسے ہی ہمیں ہمارے ساتھی میسر آئیں گے۔

آیئے ذرا ایک حدیث پاک کے آئینے میں خود کو دیکھتے ہیں:

"بلاشبہ حلال ظاہر ہے اور بلاشبہ حرام (بھی) واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنھیں لوگوں کی کثیر تعداد نہیں جانتی۔ پس جو ان مشتبہ امور سے بچ کر رہا اس نے تو اپنے دین اور اپنی عزت و آبرو کو بچا لیا اور جو ان مشتبہ کاموں میں پڑ

گیا، وہ حرام میں جا پڑا، اس چرواہے کی مثل جو چراگاہ کے آس پاس جانوروں کو چرائے، ہوسکتا ہے کہ اس کا جانور چراگاہ میں چرنے لگ جائے۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور آگاہ رہنا اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو! کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنور جائے تو سارے کا سارا جسم ہی سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا! وہ دل ہے۔"

حرام سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی تحریم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی سنت سے ثابت ہو۔ اور مشتبہ امور سے مراد وہ کام ہیں جو نئے پیدا شدہ ہوں، جن کے حلال یا حرام ہونے میں شک وشبہ ہو، ایسے کاموں سے دور رہنے ہی میں دین اور آبرو کی سلامتی ہے، تو جو کام صریح اور واضح حرام ہیں ان سے دور رہنے میں کس قدر سلامتی ہوگی؟ یقیناً ان امور سے دوری ہی قباحتوں، رذالتوں اور خرابیوں سے نجات کی ضامن ہے۔

بے شک سب ایسے کام جو ممنوع ہیں اور جن کی حرمت کتاب الٰہی وسنت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے، ان سے دور رہنے میں ہی عافیت ہے۔ درحقیقت وہ تمام کام جن سے ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سختی سے منع فرمایا ہے، شادی، بیاہ کے موقع پر ہم ان سب کو روا سمجھتے ہیں۔ یہی سب کام خبیث، ہلاک کرنے والے، ناجائز، گندے، بے عزتی کا سبب اور فساد پیدا کرنے والے ہیں۔ یہی کام ہلاکتوں، تباہیوں اور بدبختیوں کا مصدر ہیں، ان کو حرام رکھنے ہی میں انسان اور انسانی زندگی کی حفاظت ہے۔ انسان کو اس زندگانی میں ان وسائل وذرائع کو لازماً اختیار کرنا چاہیے جو اسے ہلاکتوں سے بچانے والے اور خرابیوں سے محفوظ رکھنے والے ہوں، ورنہ یہ خطرات اسے چاروں اطراف سے گھیر لیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ان محرمات سے بچنے کے لیے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی خاص عنایت اور لطف وکرم سے ان سے بچائے رکھے۔

غزالہ اور اس کے ہونے والے شوہر عبداللہ کے ذکر کرنے اور ان کی خدمت کے بیان

نے ہال میں موجود بہت سی خواتین پر خوشگوار اثرات مرتب کئے اور وہ سب اپنے درماندہ دل میں نور ہدایت کے لیے تڑپ اور اس پر چلنے کی توفیق کے لیے مچلنے لگیں۔

ایک خاتون نے کھڑے ہو کر سوال کیا: ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہمارے لیے محرمات کیا ہیں اور کرنے کے کام کیا ہیں؟

خالہ جان نے جواب دیا:

میری عزیزہ! اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی ساری تبلیغی مساعی کا مقصد ہی یہ تھا کہ اپنی امت کو ان تمام امور اور ان کے نفع ونقصان سے خوب اچھی طرح آگاہ کر دیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ز یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ لا اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ٥﴾ (الاعراف:۱۵۷)

"(یہ وہ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے جس (کے ذکر) کو یہ پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات میں اور انجیل میں۔ وہ نبی حکم دیتا ہے انہیں نیکی کا اور روکتا ہے انہیں برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کے لیے پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان سے ان کا بوجھ اور (کاٹتا ہے) وہ زنجیریں جو جکڑے ہوئے تھیں انہیں۔ پس جو لوگ ایمان لائے اس (نبی امی) پر اور عزت کی آپ کی اور امداد کی آپ کی اور پیروی کی اس نور کی

جو اتارا گیا آپ کے ساتھ، وہی (خوش نصیب) کامیاب وکامران ہیں۔"

لہٰذا اے میری مومن بہنو! جس قدر آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کو جانتی ہیں، ان پر عمل کرنا کبھی نہ چھوڑنا بلکہ ان احکامات کی بجاآوری کے لیے سنت طریقوں کے ساتھ چمٹ جاؤ (جیسے کوئی چیز میٹھے سے چمٹ جاتی ہے)۔ ان کے منع کیے ہوئے کاموں سے سختی سے رک جاؤ۔ ہر ہر معاملے میں اطاعت گزار ہو جاؤ اور کسی بھی کام میں اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت نہ کرو۔

جامع ترمذی میں آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک حدیث ہے: "قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں تب تک نہ اٹھ سکیں گے جب تک اس سے (چار) سوال نہ پوچھ لیے جائیں گے۔

١۔ اس کی عمر کے متعلق کہ کن کاموں میں گزار کے آیا ہے؟
٢۔ اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کس قدر عمل کر کے آیا ہے؟
٣۔ اس کے مال کے حوالے سے کہ کہاں سے کمایا اور کن مقامات پر خرچ کیا ہے؟
٤۔ اس کے جسم کے متعلق کہ (حواس واعضا کو) کس طرح استعمال کیا ہے؟

ان سوالات میں ساری زندگی کا حساب ہے۔ اگر ہم ان سوالات کو ہر وقت سامنے رکھیں تو امید کامل ہے کہ بھٹکنے کے امکانات کم ہو جائیں گے۔

غزالہ کی باجی بولیں: اف! ہم تو اندھادھند اندھیروں میں ہی بھٹک رہے ہیں۔ آخر ہمارے سب معاملات کیسے درست ہوں گے اور کیا ہمیں روشنی مل پائے گی؟

خالہ جان: دیکھو بیٹی! آج ہم میں جو کمزوریاں ہیں، انھیں دور کرنے کے لیے ہم کو قرآن کے پیغام سے روشنی حاصل کرنی چاہیے اور ابھی وقت ہے توبہ کر لیں گی تو خزاں رسیدہ زندگی میں بہار آ جائے گی، ہماری نحوست بھری زندگی یمن وبرکت میں بدل جائے گی اور وہ آنسو جو رب رحمٰن ورحیم کے خوف سے نکلیں گے اس سے ساری سیاہیاں دھل جائیں گی اور

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کا نور عطا کر کے اپنے پسندیدہ لوگوں میں شامل کر لیں گے۔

موتی سمجھ کے چن لیے شانِ کریمی نے
قطرے جو گرے تھے میرے عرقِ انفعال کے

ایک سمجھدار مسلمان خاتون خود کو پیش آنے والے حالات میں انہی اطوار کو اختیار کرتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے متعین فرمائے ہیں۔ ہم سب کو اللہ اور رسول کے احکامات اور جاہلیت کے اطوار میں تمیز کی صلاحیت حاصل کرنا ہوگی۔

پروردگارِ عالم نے ارشاد فرمایا:

﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝﴾ (المائدہ:۵۰)

"تو کیا وہ جاہلیت کے زمانہ کے فیصلے چاہتے ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے اس قوم کے نزدیک جو یقین رکھتی ہے۔؟"

سعدیہ قدرے تذبذب کے عالم میں بولی: خالہ جان! آپ یہ فرمائیے ہمارے زوال کا اصل سبب کیا ہے؟

خالہ جان: پیاری دلنشین بیٹی! دراصل مسلمان عورت ہو یا مرد اس کے ظاہر و باطن کا ہر ہر معاملہ اس بات کا پابند ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے دائرے میں رہے، خود ساختہ نظریات و قوانین اور رسومات و اقدار پر چلنے والی تہذیبوں کی پیروی کے باعث ہم اپنے ہر قول و فعل میں اللہ جل شانہ کی نافرمانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اسلام نے جو نظامِ حیات ہمیں دیا ہے اس سے مراد فقط یہی تو نہیں کہ کلمہ طیبہ پڑھ کے فارغ۔ گویا اللہ تعالیٰ کے پیش کردہ ضابطۂ حیات کو چھوڑ کر، دوسروں کے نظریات و افکار کو اپنی بھلائی، عزت و وقار اور کامرانی کا ذریعہ جان کر اپنانا اور اسلام میں ان کی ملاوٹ کر کے خلط ملط مسلمانی اختیار کرنا

Marfat.com

شیوۂ مسلمانی نہیں۔

شیطان اور اس کے ساتھی نسلِ انسانی کے آغاز سے ہی سرگرم عمل ہیں۔ دربارِ الٰہی میں اُس نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا تھا:

﴿رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ٥﴾ (الحجر:۳۹،۴۰)

"اے پروردگار جیسا کہ تو نے مجھے اپنے راستے سے الگ کر دیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لیے (گناہوں کو) آراستہ کر کے دکھاؤں گا اور میں ضرور گمراہ کروں گا ان سب کو سوائے ان بندوں کے جنہیں ان میں سے چن لیا گیا ہے۔"

تو میری عزیزو!

آج اسلامی احکامات و اقدار سے بے نیازی اور مغربی تہذیب کی لائی ہوئی لعنتوں نے ہر ہر پہلو سے ہمیں اللہ کا باغی اور نافرمان بنا دیا ہے اور ہم سے یہ تمیز ہی اٹھ گئی ہے کہ خیر کیا ہے اور شر کیا ہے؟ طرح طرح کے تضادات نے ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ آج ہم جس درماندگی سے دوچار ہیں وہ اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اس سب کو دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ایسا کیوں؟ قرآن ہماری حالتِ زار کا تجزیہ کرتا ہے:

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ٥ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ٥ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِىْ وَرُسُلِىْ هُزُوًا ٥﴾ (الکہف:۱۰۳تا۱۰۶)

Marfat.com

"(اے لوگو!) کیا ہم مطلع کریں تمہیں ان لوگوں پر جو اعمال کے لحاظ سے گھاٹے میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد دنیوی زندگی (آرائش) میں کھو کر رہ گئی اور وہ یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ کوئی بڑا عمدہ کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ (بدنصیب) ہیں جنہوں نے انکار کیا اپنے رب کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا تو ضائع ہو گئے ان کے اعمال، تو ہم ان (کے اعمال تولنے) کے لئے روز قیامت کوئی ترازو نصب نہیں کریں گے۔ یہ ہے ان کی جزا جہنم، اس وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور رسولوں کا مذاق بنایا۔"

یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے احکام سے سرتابی کر کے امن وعافیت کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ دنیوی عزت وآرام بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ کیا ہم نہیں دیکھتے کہ کبھی اوپر سے بجلی کڑک رہی ہے، موسلا دھار بارشیں سیلاب کی صورت اختیار کر کے قیامت ڈھا رہی ہیں، تو کہیں آگ اگل رہی ہیں۔ بلند پرواز طیارے اور راکٹ بم و بارود برسا رہے ہیں۔ کہیں زلزلے آباد شہروں کو کھنڈر کر رہے ہیں، اس سے بھی زیادہ سخت عذاب تو یہ ہے کہ آپس میں انتشار اور بے اتفاقی کی وبا پھوٹ پڑتی ہے۔ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک کعبے پر ایمان رکھنے والے ہر فرد کی سوچ، بولی اور عمل کی جہت جدا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے حال زار پر رحم فرمائے۔ آمین!

فاطمہ تابی نے سوال کیا: اس افسوسناک صورت حال کا کچھ علاج بھی ہے؟

خالہ جان: بیٹی! اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہمیں قرآن حکیم، فرقان مجید عطا فرمایا۔ ہماری ہر صورت حال کا تجزیہ، حال، انجام اور علاج اس میں موجود ہے۔ یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم اس کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور کولہو کے بیل کی طرح سرگرداں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ قرآن ایک مسلمان کو یہ بتاتا ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَّلَا

Marfat.com

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝
فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا
اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝﴾ (البقرہ:۲۰۸،۲۰۹)

''اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو شیطان کے نقش قدم پر۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور اگر تم پھسلنے لگو اس کے بعد کہ آ چکی ہیں تمہارے پاس روشن دلیلیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا ہے۔''

یہ دین مستقل ضابطہ حیات اور مکمل دستور زندگی ہے۔ اس کے اپنے عقائد ہیں۔ اس کا اپنا دیوانی، فوجداری قانون ہے۔ سیاسیات اور معاشیات کے متعلق اس کے اپنے نظریات ہیں۔ یہ انسان کی ذہنی، روحانی اور مادی ترقی کا ضامن ہے۔ لیکن اس کی برکتیں تب ہی رونما ہو سکتی ہیں جبکہ اسے ماننے والے اسے پورے کا پورا اپنا لیں۔ اپنا مرنا جینا، سوچنا کرنا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، سننا بولنا، پکڑنا رکھنا، دیکھنا دکھانا، اوڑھنا پہننا، چڑھنا اترنا، لینا دینا غرض کہ سب کچھ اس کے تمام ضابطوں اور قوانین کے عین مطابق ہو۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اہل ایمان کو دیا ہے کہ وہ اسے بتمامہٖ قبول کریں۔ اس کا کوئی گوشہ ترک نہ ہو اور ملت اسلامیہ کا کوئی فرد اس کو اپنانے سے گریز نہ کرے۔

حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ نہ کیا جائے اور باطل کی پیروی کسی قیمت پر نہ کی جائے

اس افسوسناک صورت حال کے پیش نظر جب اور جہاں کوئی بات چھڑتی ہے تو ہمیں یہ بھولا ہوا سبق پھر سے یاد دلانے کی ذمہ داری ادا کرنا ہوتی ہے ؎

سبق پڑھ پھر صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا کا کام تجھ سے دنیا کی امامت کا

Marfat.com

❁ ایک اور خاتون نے اٹھ کر سوال کیا: ہم خواتین کے لیے ایسا کیا لائحہ عمل ہونا چاہیے کہ جس پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں؟

خالہ جان نے جواباً کہا:

اسلام نے ہی پہلی مرتبہ عورت کو وہ مقام، مرتبہ اور حقوق عطا کیے جن کا اس سے پہلے تصور بھی نہ تھا۔ نبی کریم، رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ والسلام نے عورتوں کی تربیت کا ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کیا۔ جس کے مطابق اگر وہ اپنی زیب و زینت، عفت و عصمت کی حفاظت کرے، شوہر کی (مشروع) خدمت کرے، اس کے مال کی حفاظت اور اولاد کی صالح تربیت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکتی ہیں۔ عورتوں کے لیے کتاب و سنت کی تعلیمات کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

* ہر دین کا ایک امتیازی وصف ہوتا ہے، اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے، اسے اختیار کیجئے (امام مالک)
* نگاہوں کی پاکیزگی، شرمگاہوں کی حفاظت اور سامان زینت کے اظہار سے بچاؤ کا سلیقہ اختیار کیجئے۔ (النور:۳۱)
* غیر محرموں پر اپنی زیب و زینت کی چیزوں کا اظہار نہ ہونے دیں حتیٰ کہ زیورات کی جھنکار بھی ان تک نہ پہنچے۔ (النور:۳۱)
* ایک حدیث پاک جو مجمع الزوائد میں آئی ہے۔ اس کے مطابق ''زیب و زینت کر کے بے پردہ گھومنے والی عورتوں کو جہنم میں ان کے پستانوں سے باندھ کر لٹکایا جائے گا اور ایک جگہ پر دعاؤں کے نامقبول ہونے کا سبب ہادی برحق علیہ الصلوۃ والسلام نے اس قوم کی عورتوں کا بجنے والے زیورات پہننا بتایا ہے۔'' (بہشتی زیور)
* عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا بدکاری ہے اور باریک لباس پہن کر نکلنا عریانی اور دعوت گناہ ہے۔ (اس سے اجتناب کیجئے)۔ (صحیح مسلم، جامع ترمذی)

Marfat.com

* نازوادا اور چال ڈھال میں تمکنت وغرور سے بچئے۔(اللہ عاجزی اور خشیت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)۔(بنی اسرائیل:۳۷)

* (مردوں سے حسب ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ نہ اختیار کرنا کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ لالچ کرنے لگے بلکہ (ہمیشہ) شک اور لچک سے محفوظ بات کرنا۔(الاحزاب:۳۲)

* بغیر اشد ضرورت کے گھروں سے باہر نہ نکلیں (شیاطین صفیں باندھ کر راستے کے دونوں اطراف کھڑے ہوجاتے ہیں جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے)۔

* نبی کریم ﷺ نے بازار کو بدترین جگہ قرار دیا ہے، اس لیے بلاضرورت بازاروں کا رخ کرنے کی بجائے اپنے گھروں کے محفوظ قلعے میں رہیں۔(زوائد ابن حیان)

* بامر ضروری جب گھر سے باہر نکلیں تو ایسے راستوں سے نہ گزریں جہاں مردوں کی ریل پیل ہو بلکہ کنارے کنارے چلتے ہوئے راستہ طے کریں۔(سنن ابی داؤد)

* کسی غیر محرم مرد حتیٰ کہ بہنوئی، جیٹھ اور دیور وغیرہ کے ساتھ بھی تنہائی میں میل جول اور سفر سے اجتناب کیجئے۔(صحیح بخاری)

* (مخلوط محافل اور مخلوط تعلیم سے اجتناب کیجئے۔) غیر مرد و غیر عورت کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔(صحیح بخاری)

* کسی غیر عورت کی پوشیدہ صفت اپنے شوہر سے بیان نہ کریں۔(صحیح بخاری)

* کسی غیر محرم کے ساتھ کوئی سا بھی سفر نہ کریں خصوصاً سفر حج (صحیح بخاری)

* آوازوں کو پست رکھیں، (چیخ چلا کر بات سے پرہیز کیجئے، میٹھے بول میں اثر ہے۔)(لقمان:۱۹)

* نماز صحیح صحیح ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں، زیورات و اموال کی زکوٰۃ دیں، صلہ رحمی سے اقربا و اعزہ کو شیر و شکر رکھیں، ہر معاملے میں شوہر کی مخالفت پر کمربستہ نہ رہیں اور چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو بھی حقیر نہ جانیں۔(مسند احمد)

Marfat.com

* گھریلو اخراجات میں اسراف کو چھوڑ کر میانہ روی اختیار کیجئے اور میل جول کے معاملات میں درشتگی کی بجائے محبت کا برتاؤ کیجئے۔

* غیبت نہ کریں، چغلی سے بچیں، جھوٹ سے پرہیز کریں، لگائی بجھائی نہ کریں، الٹے نام نہ رکھیں، ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کریں، بدگمانی سے بچیں اور کثرت سے صدقات وخیرات کریں۔(الحجرات:۱۱،۱۲)

* (ہر آن خواہشات نفس کی پیروی میں سرگرداں نہ رہیں بلکہ) جیسے ہی فرصت کے لحات میسر آئیں تو عبادت الٰہیہ میں ریاضت کر کے اپنے رب کو راضی کریں اور اپنی سب رغبت اسی کے شوق ملاقات میں صرف کریں۔(الم نشرح)

* دین، دنیا، آخرت کی ہر بھلائی کیلئے اعمال صالحہ کی سنگت اختیار کیجئے۔

* اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔(الرعد:۱۱) لہٰذا اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کیجئے۔

* راہ ہدایت پر اولالعزمی سے گامزن رہیں اور راستے میں آنے والی مشکلات و مصائب کا صبر و بہادری سے ڈٹ کر مقابلہ کیجئے۔

* ہر سانس خود کو اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت میں رکھیے تاکہ دنیوی و اُخروی کامیابی مقدر بنے۔(الاحزاب:۷۱)

* ہر مرد کی طرح عورت کو بھی قیامت کے دن اپنا حساب خود پیش کرنا ہے لہٰذا اس کی تیاری کیجئے۔(بخاری)

* اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کی ترغیب دیں اور دس سال کی عمر میں سختی سے نماز کی پابندی کرائیں۔(سنن ابی داؤد)

* (اپنے ساتھ ساتھ) اہل خانہ اور قرابت داروں کو بھی راہ ہدایت پر چلانے کے لیے کوشاں رہیے۔(الشعراء:۲۱۴)

Marfat.com

معزز خواتین!

دین و شریعت کے یہ وہ مطالبات ہیں جو کتاب و سنت میں ملتے ہیں، ان پر عمل سے آپ سب جنت کی حقدار قرار پائیں گی۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے آپ ہر روز کچھ نہ کچھ وقت قرآن مجید کے احکامات کو غور وفکر کے ساتھ سمجھنے، احادیث و سنت کے طریقوں سے ان پر عمل کی آسان راہوں کو اپنانے پر صرف کیا کریں تا کہ آپ کا گھریلو ماحول دینی رنگ سے ہم آہنگ ہو جائے۔ اتباع شریعت کے تقاضے پورے ہوں اور آپ کا گھرانہ اسلامی معاشرت کا مکمل نمونہ بن جائے اور آپ کی زندگی حقیقی وعظیم کامیابی سے ہمکنار ہو سکے۔

ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝﴾ (آل عمران:۱۸۵)

''پس جو شخص بچا لیا گیا آتش (دوزخ) سے اور داخل کیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہو گیا اور یہ دنیوی زندگی، یہ تو دھوکے میں ڈالنے والا ساز و سامان ہے۔''

ہال میں موجود تمام خواتین پر ان باتوں نے کافی اثر دکھایا اور سب کو اپنی فکرِ آخرت پڑ گئی۔ کیوں نہ ایسا ہوتا! آخر کو جس کے دل میں ایمان کی ذرا سی بھی کوئی رمق موجود ہے۔ اللہ کا کلام اس پر اپنا اثر دکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

Marfat.com

يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر:۲۳)

"اللہ تعالیٰ نے نہایت عمدہ کلام نازل فرمایا ہے یعنی وہ کتاب جس کی آیتیں ایک جیسی ہیں، بار بار دہرائی جاتی ہیں اور کانپنے لگتے ہیں اس کے (پڑھنے) سے ان کے بدن جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے، پھر نرم ہو جاتے ہیں ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف، اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔"

اور جو ان باتوں کے جواب میں ﴿سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ (البقرہ:۲۸۵) (ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہم تیری ہی بخشش کے طالب ہیں۔) کہتا ہے، اللہ اور اس کے رسول کی باتیں اس کے خشوع وخضوع میں اضافے کا موجب بن جاتی ہیں اور وہ شیوۂ صحابہ کی عملی تصویر بن جاتا ہے۔

سب خواتین ہمہ تن گوش، خالہ کی باتیں سن رہی تھیں۔ ان پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور خوف خدا ان کے اندر نظر آ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خالہ بے تکان بول رہی تھیں اور کسی کو بار بار سوال کرنے کی جرأت نہ ہو رہی تھی۔ قرآن جب دلوں پر اثر کرتا ہے تو کچھ ایسا ہی سماں بندھتا ہے۔

خالہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا:

سورۃ الحدید:۱۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾

"کیا اہل ایمان کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ جھک جائیں ان کے دل یاد الٰہی کے لیے؟"

اور سورۃ القمر:۱۷ میں ارشاد فرمایا:

Marfat.com

﴿وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾

''اور بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت پذیری کے لیے، پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔''

پس جو کوئی قرآن پاک کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے اُسے سمجھنا آسان کر دیتا ہے۔ کیا، کیوں کیسے، کب کہاں یہ کام تو شیطان کے ساتھیوں کا ہے کہ وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے اور ان سوالوں کی آڑ لیتے ہیں۔

اللہ ہمیں شیطان کے ہر شر سے اپنی پناہ میں رکھے اور قرآن فہمی کے ساتھ صالح عمل عطا کرے جو حضور ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہیشگی والا ہو۔ حسرت ہے کہ ہم خواتین کے پیش نظر بھی دین حنیف کی وہی تعلیمات رہیں، جن کی بدولت سیدہ خدیجہ، سیدہ عائشہ، سیدہ فاطمۃ الزہراء، سیدہ ام سلمیٰ، سیدہ سمیہ اور سیدہ خنساء رضوان اللہ تعالیٰ علیہن جیسی عظیم المرتبت خواتین اسلام آسمانِ ہدایت پر مہر و ماہ بن کر چمکیں اور عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔

اے مسلم خواتین! آؤ آگے بڑھیں، اپنے حقیقی سکون اور معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے اسلامی اقدار و روایات اور آداب و عوامل کو رواج دیں۔ ثقافت اسلامیہ کا رنگ روپ اوڑھیں، اپنی عملی زندگی کی بنیاد شیوۂ صحابیات پر رکھیں جن کے تقدس، عفت اور حیاء کی گواہی ایک زمانہ دے رہا ہے۔ ع

وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

میری ساری گفتگو اسی تڑپ اور طلب کا نتیجہ ہے۔ میں کوشش کرتی ہوں کہ اللہ کی توفیق سے جو اس نے مجھے علم و فہم دین عطا کیا ہے، میں آگے ان تک پہنچاؤں جن تک نہیں پہنچا اور اس طرح اپنے باطن میں بھی جھانکنے کا موقع ملتا ہے کہ کیا ہمارا فکر و عمل قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ہے؟

Marfat.com

اگر ایسا نہیں ہے تو یہ بڑے ہولناک خطرے کی بات ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۥ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرہ:۲۵۷)

''اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا، نکال لے جاتا ہے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف، اور جنہوں نے کفر کیا اور ان کے ساتھی شیطان ہیں، نکال لے جاتے ہیں انہیں نور سے اندھیروں کی طرف۔ یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، ہمیں اپنی عافیت کی فکر کرنی چاہیے۔ اپنی سوچ اور اپنے عمل کے زاویے بدلنے چاہیں۔ من مانی زندگی سے توبہ کرنی چاہیے اور انہی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے جو قرآن اور حامل قرآن ﷺ نے بنت حوا کے لیے پیش کی ہیں۔

بس یہی وہ احساس ہے جو زندگی کے الجھے ہوئے بے ترتیب اور بے سمت سفر کو ایک جہت عطا کرتا ہے۔ میں دست سوال پھیلا کر اپنے مولا کے حضور عرض گزار ہوں کہ

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ (النمل:۱۹)

''میرے مالک! مجھے توفیق دے تاکہ میں شکر ادا کروں تیری نعمت (عظمیٰ) کا

جوتو نے مجھ پر فرمائی اور میرے والدین پر نیز (مجھے توفیق دے کہ) میں وہ نیک کام کروں جسے تو پسند فرمائے اور شامل کرے مجھے اپنی رحمت کے باعث اپنے نیک بندوں میں"

﴿وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (الاحقاف:۱۵)

"اور صلاح ورشد کو میرے لیے میری اولاد میں راسخ فرمادے۔ بے شک میں توبہ کرتا ہوں اور میں تیرے حکم کے سامنے سر جھکانے والوں میں سے ہوں۔"

﴿اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ۝﴾ (ہود:۸۸)

"(نیز) میں نہیں چاہتا مگر (تمہاری) اصلاح (اور درستی) جہاں تک میرا بس چلے اور نہیں میرا راہ پانا مگر اللہ تعالیٰ کی امداد سے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

وَ تُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

"اے ہمارے پروردگار! قبول فرما ہم سے (یہ عمل)، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور توجہ فرما ہم پر (اپنی رحمت سے) بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔"

وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

Marfat.com

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

اقبال

اے مسلمان خاتون اگر تو چاہتی ہے کہ تیری گود میں حضرت سیدنا امام حسینؓ کے کردار کا حامل انسان پرورش پائے تو پھر زمانے کی نظروں سے اوجھل ہو کر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کا کردار اختیار کر۔ بہ قول شاعر ؎

وہی ہے راہ ترے عزم و شوق کی منزل
جہاں ہیں فاطمہؓ و عائشہؓ کے نقش قدم

Marfat.com

صالح معاشرہ کی تعمیر کے لیے اپنی بچیوں کو دینی و دنیوی علوم کے زیور سے آراستہ کیجئے

ادارہ تعلیم القرآن

اسلامی اور عصری علوم کی معیاری درسگاہ

اِدارہ تعلیم القرآن برائے طالبات

الحاق غوثیہ گرلز کالج بھیرہ، ضلع سرگودھا جو کہ حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کا قائم کردہ ادارہ ہے۔

شعبہ جات

ناظرہ قرآن مجید

اس شعبہ میں طالبات کو قرأت و تجوید کے ساتھ ناظرہ قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔

تحفیظ القرآن

اس شعبہ میں پرائمری پاس بچیوں کو قرأت و تجوید کے ساتھ قرآن مجید حفظ کروایا جاتا ہے۔

سکول ایجوکیشن

اس شعبہ کے تحت ادارہ میں قرآن مجید حفظ کرنے والی طالبات کو مڈل کروایا جاتا ہے اور میٹرک کا امتحان لاہور بورڈ سے دلوایا جاتا ہے۔

اسلامک اینڈ ماڈرن ایجوکیشن

☆ دینی و دنیوی علوم پر مشتمل چار سالہ منفرد نصاب تعلیم
☆ میٹرک پاس طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے
☆ طالبات کو درس نظامی کروایا جاتا ہے۔
☆ F.A اور B.A کے امتحانات بورڈ اور یونیورسٹی سے دلوائے جاتے ہیں۔

شارٹ کورسز

فہم دین کورس

گرمی کی چھٹیوں میں 40 روزہ فہم دین کورس کروایا جاتا ہے۔ اس میں دو گروپ ہوتے ہیں۔

گروپ A پانچ تا دس سال کے بچوں اور بچیوں کے لیے

گروپ B دس سال سے بڑی عمر کی بچیوں اور خواتین کے لیے

تعمیر سیرت کورس

رمضان المبارک کے مقدس اور روح پرور لمحات میں خواتین کے لیے 25 روزہ تعمیر سیرت کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں اخلاقیات اور بنیادی دینی مسائل سکھائے جاتے ہیں اور لیکچر کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے۔

ووکیشنل ٹریننگ کورس

اس میں طالبات کو سلائی، کڑھائی اور کوکنگ سکھائی جاتی ہے۔

خصوصیات

☆ طالبات کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے بہرہ ور کرنا۔ ان کے مطابق ان کی تربیت کرنا اور ان کے دلوں میں یہ روشنی دوسروں تک پہنچانے کا شوق پیدا کرنا۔
☆ طالبات کی اخلاقی تربیت اس نہج پر کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے احکام کی پیروی کو مقدم رکھیں۔
☆ ادارہ کے تمام شعبہ جات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی رضا کے لیے چلائے جا رہے ہیں۔
☆ ادارہ کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کرتا۔ ☆ صاف پانی [illegible]
☆ ادارہ کا سٹاف اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین معلمات پر مشتمل ہے۔

ادارہ تعلیم القرآن برائے طالبات
40۔ کوثر بلاک، اعوان ٹاؤن، لاہور
[illegible]

شرح
ابیاتِ سلطان باہو
کلام
حضرت سلطان باہو
سُبلُ الہدیٰ والرشاد
فی سیرۃ خیر العباد
الشفاء
شاہراہِ ہدایت
ترجمہ
کیمیائے سعادت
عقائد و عبادت
ہمارا دین
شریعت اسلامیہ
کی
حکمت و فلسفہ
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور
Voice:042-37248657 Fax:042-37112954
Mobile: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466
Email : zaviapublishers@gmail.com
Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.

Marfat.com